1155

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،27۔دسمبر 2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 20دسمبر 2011کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد)

سردار خالد سلیم بھٹی: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت لاہور کی طرح، بورے والا شہر میں بھی واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کرنے کے اقدامات اٹھائے تاکہ بورے والا کے شہریوں کو بھی صاف پینے کا پانی مل سکے۔

(موجودہ قراردادیں)

1. چودھری ظہیر الدین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب وفاقی حکومت سے مطالبہ کرے کہ پنجاب کے مختلف اضلاع کی لاکھوں ایکڑ زرعی زمین کو سیم و تھور کی وجہ سے بنجر ہونے سے بچانے کے لئے سکارپ (SCARP) کے منصوبوں کے لئے بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے قرض پر حاصل کئے گئے اربوں ڈالرز کے ضیاع کو روکا جائے۔

2. محترمہ حمیرا اویس شاہد: اس ایوان کی رائے ہے کہ کم سن بچوں کے حقوق کے تحفظ (Child Protection) اور ان کو درپیش مشکلات اور زچہ بچہ کی صحت کے حوالے سے آگاہی پیدا کرنے کی غرض سے نصاب تعلیم پر نظر ثانی سمیت صحت و تعلیم کے بنیادی نظام کے حوالے سے ایک جامع پالیسی مرتب کی جائے۔

3. شیخ علاؤالدین: یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) Ordinance 2000 اور ضابطہ فوجداری کی تمام متعلقہ دفعات میں ایسی ترامیم کی جائیں کہ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے

موقع پر فائرنگ کے جرم کو ناقابل ضمانت قرار دیا جائے۔

4. جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ 1995 سے 2001 کے دوران ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو 7 percent Cost of Living Allowance دیا جائے۔

1156

5. محترمہ ساجدہ میر: اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جس کے بغیر نوع انسانی کا گزارہ ناممکن ہے مگر گزشتہ کچھ عرصے سے لاہور کے مختلف علاقوں سے پانی میں غلاظت کی خبریں آنا معمول بن گئی ہیں۔ نلکوں سے گندا پانی آنے کی وجہ سے لوگوں میں پیٹ کی بیماریاں عام ہو رہی ہیں اور اگر یہ پانی اپنا کمال دکھا گیا تو کسی بھی مہلک وباء کے پھیلنے کا شدید اندیشہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس گرد آلود اور بدبو دار پانی سے مٹی کے ذرات اور بسا اوقات چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے بھی نکل آتے ہیں۔ لہذا حکومت پنجاب پانی کی غلاظت کے خاتمے کے لئے فی الفور اقدامات کرے تاکہ عوام الناس شفاف پانی پی کر مہلک بیماریوں سے محفوظ رہ سکیں۔

1157

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تیتیسواں اجلاس

منگل،27۔دسمبر2011

(یوم الثلاثہ،یکم صفر المظفر1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بجے زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا
لِيُطَاعَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ
فَٱسْتَغْفَرُوا۟ ٱللَّهَ وَٱسْتَغْفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُوا۟ ٱللَّهَ
تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾

سورة النِّسَاء آیت 64

اور ہم نے جو پیغمبرؐ بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول (اللہ) بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے تو اللہ کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے (64)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہِ مدینہ کی
میری بگڑی بناتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
میں فخری فکر دنیا آخرت سب بھول جاتا ہوں
مجھے جب یاد آتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کے سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال وسیم قادر صاحب کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے،dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: On her behalf sir شکریہ۔جناب سپیکر!سوال کا نمبر1552 ہے۔اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ راحیلہ خادم حسین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹاؤن ناظم شالامار ٹاؤن کے زیر استعمال گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1552: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹاؤن ناظم شالامار ٹاؤن لاہور کے استعمال میں کتنی گاڑیاں ہیں؟

(ب) شالامار ٹاؤن کے ناظم کو سال2002 تا2005 کتنا فنڈ جاری کیا گیا،سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ سالوں میں جاری ہونے والے فنڈ کو مکمل طور پر ترقیاتی کاموں میں خرچ نہ کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شالامار ٹاؤن کے ناظم کے خلاف فنڈ کے غلط استعمال کی متعدد شکایات موصول ہوئی ہیں؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فنڈ کے غلط استعمال اور شکایات پر کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،تو کب تک،اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) ٹاؤن ناظم کے استعمال میں صرف ایک گاڑی نمبرLWM-222 سوزوکی لیانا تھی۔

(ب) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن کے ترقیاتی پروگرام سال2002تا2005 جتنا فنڈ مختص کیا گیا،اس کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے جبکہ ٹاؤن ناظم کو کوئی فنڈ جاری نہ کیا گیا:۔

2001-02میں	33,50,000/-روپے
2002-03میں	1,23,54,000/-روپے
2003-04میں	1,39,24,000/-روپے
2004-05میں	1,56,76,000/-روپے

(ج) یہ درست نہ ہے، ترقیاتی فنڈز صرف ترقیاتی کاموں پر خرچ کئے گئے۔

(د) درست نہ ہے۔شالامار ٹاؤن کے ناظم کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ہ) جواب جز(ج)اور(د)کے مطابق ہے۔

محترمہ سیمل کامران: سوال میں پوچھا گیا ہے کہ "ٹاؤن ناظم شالامار کے استعمال میں کتنی گاڑیاں تھیں اور ان کے خلاف کتنی شکایات موصول ہوئیں"؟ محکمہ نے20-12-2011کوlatestجواب دیا ہے تو میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سےrequestکروں گی کہ مجھے جز(د)کا سوال اور جواب پڑھ کر سنا دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! "کیا یہ بھی درست ہے کہ شالامار ٹاؤن کے ناظم کے خلاف فنڈز کے غلط استعمال کی متعدد شکایات موصول ہوئیں"؟ جواب ہے کہ "درست نہ ہے، شالامار ٹاؤن کے ناظم کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔"

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ باتon recordلانا چاہتی تھی کہ لوکل گورنمنٹ سسٹم کو جس طرح سےwind upکیا گیا اور اس حکومت کی طرف سے اس سسٹم پر سب سے بڑاallegationکرپشن اور اختیارات کا ناجائز استعمال تھا اور آج2011میں محکمہ خود مان رہا ہے اور۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے تو یہ اسی حد تک ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جواب یہ ہے کہ "درست نہ ہے کہ کوئی اختیارات کا غلط استعمال نہیں ہوا"۔ میں اسے on record لانا چاہتی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے particular ایک بات بتائی ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ سالوں میں جاری ہونے والے فنڈز کو مکمل طور پر ترقیاتی کاموں میں خرچ نہ کیا گیا ہے"؟ جواب میں کہا ہے کہ "یہ درست نہ ہے، ترقیاتی فنڈز صرف ترقیاتی کاموں پر خرچ کئے گئے" جبکہ سوال یہ تھا "یہ پیسا جو مختلف سالوں میں allocate ہوا ہے کیا یہ ترقیاتی کاموں میں مکمل طور پر خرچ ہوا ہے کہ نہیں"؟ تو اس کا جواب نہیں دیا گیا بلکہ صرف یہ کہہ دیا گیا کہ "ترقیاتی فنڈز ترقیاتی کاموں کے لئے خرچ ہوتے ہیں۔" ہمیں یہ بتایا جائے کہ ترقیاتی کاموں کے لئے مختص ہونے والا تمام فنڈ ترقیاتی کاموں پر ہی خرچ ہوا ہے یا اس میں بقایا leftover بھی تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! معزز ممبر نے یہ سوال کیا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ سالوں میں جاری ہونے والے فنڈز کو مکمل طور پر ترقیاتی کاموں میں خرچ نہ کیا گیا"؟ اس کا جواب یہی دیا جا رہا ہے کہ ترقیاتی فنڈز کہیں اور استعمال تو نہیں ہوئے تو جواب دیا گیا ہے کہ "یہ درست ہے اور ترقیاتی فنڈز صرف ترقیاتی کاموں پر خرچ کئے گئے ہیں۔"

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! بڑی simple سی اردو ہے اور اس میں اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ بتانا تو یہ تھا کہ۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ سارا پیسا ترقیاتی کاموں پر خرچ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سارا پیسا ترقیاتی کاموں پر خرچ کیا گیا۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا بلکہ میں نے یہ پوچھا ہے کہ سارے فنڈز مکمل خرچ ہوئے کہ نہیں؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ سارے خرچ ہو گئے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: نہیں، جناب سپیکر! وہ کہہ رہے ہیں کہ ترقیاتی فنڈز ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوئے ہیں اور وہ ایک مختلف connotation ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ غیر ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! سارے ہی فنڈز خرچ ہو گئے ہیں اور اگر اس حوالے سے ان کے پاس کوئی شکایت ہے تو یہ ہمیں بتائیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ شالامار ٹاؤن میں 2004-05 میں ایک ارب 56 کروڑ 76 لاکھ روپے ترقیاتی کاموں کے لئے خرچ ہوئے ہیں اس کے بعد جب یہ نظام ختم کر دیا گیا ہے یا ضلعی نظام کو ختم کرنے کے بعد یہ بتا دیں کہ پچھلے سال یعنی 2010-11 میں شالامار ٹاؤن کے اندر کتنے ترقیاتی کام ہوئے ہیں یا ترقیاتی کاموں کو بھی ختم کر دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: لغاری صاحب! یہ ضمنی سوال نہیں بنتا بلکہ fresh question ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! شالامار ٹاؤن کے ترقیاتی کاموں کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔ آپ کی مرضی ہے اور فیصلہ آپ کریں کہ بنتا ہے کہ نہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں not concerned to this یہ related نہیں ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: On her behalf sir سوال کا نمبر 1556 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ راحیلہ حسین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر فوڈ انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1556: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں کتنے فوڈ انسپکٹرز ہیں ان کے نام اور تعداد بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ تمام فوڈ انسپکٹر اپنی مرضی کے مطابق ڈیوٹی دیتے ہیں؟

(ج) لاہور شہر میں فوڈ انسپکٹرز خوراک کی ناقص صورتحال کو چیک کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ فوڈ انسپکٹرز رشوت لے کر دکانداروں کو چھوڑ دیتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) فوڈ سکواڈ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں اس وقت آٹھ فوڈ انسپکٹرز اور دو چیف فوڈ انسپکٹرز تعینات ہیں جن کے ناموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ فوڈ انسپکٹرز اپنی مرضی سے ڈیوٹی دیتے ہیں یہ مروجہ قوانین برائے خوراک پر عملدرآمد کروانے کے پابند ہیں اور ڈسٹرکٹ آفیسر (فوڈ) اور ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ہیلتھ) کے زیر نگرانی کام کرتے ہیں۔

(ج) ناقص خوراک کی چیکنگ کے لئے درج ذیل قوانین رائج ہیں:۔

I) پیور فوڈ آرڈیننس 1960

II) پنجاب پیور فوڈ رولز 2007

ان قوانین کے مطابق خوراک کے نمونہ جات حاصل کر کے فوڈ لیبارٹریز میں برائے تجزیہ بھیج دیئے جاتے ہیں اور ناقص ہونے کی صورت میں ان کے چالان متعلقہ عدالتوں میں برائے سماعت پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ دوران حصول نمونہ جات، خوراک کے ناقص ہونے پر خوراک کا سٹاک حسب ضابطہ مال مقدمہ کے طور پر قبضے میں لے لیا جاتا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ فوڈ انسپکٹر رشوت لے کر دکانداروں کو چھوڑ دیتے ہیں۔اس حوالے سے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! جز(د) میں پوچھا گیا ہے کہ "کیا یہ بھی درست ہے کہ فوڈ انسپکٹرز رشوت لے کر دکانداروں کو چھوڑ دیتے ہیں"؟ جواب میں تو فوڈ انسپکٹرز کو ویسے ہی "فرشتے" بنا دیا ہے اور لکھا گیا ہے کہ "یہ درست نہ ہے کہ فوڈ انسپکٹرز رشوت لے کر دکانداروں کو چھوڑ دیتے ہیں"۔ اگر یہ فرشتے کبھی انسان بن کر کوئی غلطی کر دیتے ہیں کیونکہ ان کی ڈیوٹیاں بھی سفارش کے ساتھ لگتی ہیں اور بڑی سفارشوں کے ساتھ یہ لوگ اپنی ڈیوٹیاں لگواتے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ ناقص نمونہ جات پاس بھی کرتے ہیں تو میرا سوال صرف یہ ہے کہ اگر یہ اپنی ڈیوٹی صحیح سرانجام نہیں دیتے تو کیا ان کے خلاف کوئی کارروائی ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو کیا ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے اور اگر آپ کے پاس اس بارے میں کوئی particular ثبوت ہے تو پھر آپ بات کر لیں کہ یہ درست ہے یا غلط ہے؟

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! میں آپ کو نام بتا سکتی ہوں کہ مزنگ میں ہوٹلوں میں خاص طور پر ناقص نمونہ جات پاس کئے جاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جہاں کی بات ہو رہی ہے اس حوالے سے بات کریں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! میرا سوال سن لیں کہ اگر ان سے کوئی غلطی ہو جائے تو کیا انہیں کبھی اس کی سزا مل سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگر کوئی غلطی کرتے ہیں تو اس کی سزا دیتے ہیں یا نہیں اور قانون میں سزا موجود ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ان سے کوئی غلطی ہو تو سزا نہ ملے اور ہر غلطی کی سزا ملتی ہے۔ ان کے خلاف شکایت کی صورت میں محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے اور اسے وہاں سے ہٹایا جاتا ہے۔ مزید الزامات ہوں تو اس کے خلاف action لیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! سزا کیا ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: قانون میں ہر ایک کو ایک جیسی سزا نہیں ہوتی جتنا کسی نے جرم کیا ہے اس کے مطابق اسے سزا ہوتی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! جز(د) کا جواب دیا گیا ہے کہ "یہ درست نہ ہے کہ فوڈ انسپکٹرز رشوت لے کر دکانداروں کو چھوڑ دیتے ہیں اور اس حوالہ سے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے"۔ شکایات تو سارے culture میں بھری پڑی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے؟

میاں محمد رفیق: یہ کیسے ممکن ہے کہ اگر یہ شکایت موصول نہیں ہوئی؟ اگر یہ شکایت موصول نہیں ہوئی تو پھر پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرمادیں کہ کیا یہ مک مکا کا کلچر ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اگر شکایات موصول ہوئی ہوں تو ہر قسم کا ایکشن لیا جاتا ہے بلکہ PEEDA Act کی دفعہ 4 کے تحت بھی ان کو برطرف کیا جاتا ہے۔ اگر میرے محترم ممبر کے پاس کوئی ایسی شکایت ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اس کا ازالہ نہیں ہوا تو اس کا حل ہم نکال لیتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ڈی سی او آفس میں ایک شکایت سیل بنایا گیا ہے جس کا کام شکایات کا ازالہ کرنا تھا لیکن یہاں پر شکایات کے انبار لگے ہوئے ہیں، سمیت ہم لوگوں کے۔ اگر ان کو کوئی شکایت نظر ہی نہیں آرہی ہے تو ان کا محکمہ کیا کر رہا ہے؟ یہاں تو فوڈ انسپکٹروں کے بارے میں ہر بندے کے پاس شکایات ہیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ نے کوئی کی ہے تو بتادیں۔

محترمہ سیمل کامران: بہت زیادہ کی ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! اس سوال میں پوچھا گیا ہے کہ لاہور شہر میں فوڈ انسپکٹرز خوراک کی ناقص صورتحال کو چیک کرنے کے لئے کیا طریق کار اختیار کرتے ہیں؟ جواب میں کہا گیا کہ ان قوانین کے مطابق خوراک کے نمونہ جات حاصل کر کے فوڈ لیبارٹری میں برائے تجزیہ بھیج دیا جاتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب نمونے لینے ہوتے ہیں تو نمونے لینے کے لئے دفتر سے کوئی شیڈول جاری کیا جاتا ہے یا فوڈ انسپکٹر کی صوابدید پر ہے کہ جاتے جاتے جس دکاندار کی شکل پسند نہ آئے یا جو اس کو مفت چیز نہیں دیتا تو اس کا سیمپل بھر لیا جاتا ہے اور اسی چیز کا ساتھ والی دکان پر سیمپل چھوڑ دیا جاتا ہے، کیا کوئی ریگولر شیڈول جاری ہوتا ہے اور محکمے کے پاس کوئی پالیسی ہے؟ مثال کے طور پر آج اس بازار میں لال مرچ چیک کی جائے گی تو وہ لال مرچ ساری دکانوں پر چیک ہو۔ کیا یہ طریقہ ہے یا اس کی صوابدید پر ہے کہ وہ جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے پھانسی لگا دے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ایک فوڈ انسپکٹر نے صرف مرچ کو تو چیک نہیں کرنا اس نے تو ہر چیز کو چیک کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو جو اس کی نظر میں شکایت آتی ہے وہ اسے چیک کرتا ہے۔ میرے محترم ممبر کو یہ پتا ہونا چاہئے کہ یہ good governance کا دور ہے۔ (شور وغل)

وہاں پر محنت سے انسپکٹر صاحبان کام کرتے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کو یہ نہیں پتا کہ good governance اس طرح ہوتی ہے کہ دفتر سے شیڈول جاری ہو کہ آج اس بازار میں اگر لال مرچ چیک کرنی ہے تو وہ سب کی چیک ہو that is a good governance, good governance یہ نہیں ہے کہ فوڈ انسپکٹر کو ایک شکل پسند نہیں آئی اس کا سیمپل لے لیا اور باقی سب کو چھوڑ دیا۔ اگر good governance کے مطابق شیڈول جاری ہوتا ہے تو مجھے شیڈول کی کاپی پیش کر دی جائے کہ پچھلے مہینے یہ شیڈول جاری ہوئے ہیں۔ سینئر آفیسر کام نہیں کرتے اور جونیئر آفیسر کی صوابدید پر چھوڑا ہوا ہے۔ جونیئر آفیسر کی صوابدید کون سی good governance ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!وہاں پر properly کام کیا جاتا ہے اور فوڈ انسپکٹران سارا دن معاملات کو دیکھتے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔وہ تمام معاملات کو بڑی بہتری سے سرانجام دیتے ہیں۔اگر میرے معزز بھائی کوان سے کوئی شکایت ہے تو ہمیں بتائیں ہم اسے دُور کرتے ہیں اور اُس کے خلاف ایکشن لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔اگلا سوال جناب وسیم قادر کا ہے۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! On his behalf۔(معزز ممبر نے رانا تنویر احمد ناصر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: سوال کا نمبر پکاریں۔

رانا تنویر احمد ناصر: سوال نمبر 2097 ہے اور اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور کی سروس روڈ بنانے کا مسئلہ

*2097: جناب وسیم قادر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی ٹی روڈ باغبانپورہ کی دونوں اطراف کی سروس روڈز ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیا حکومت جی ٹی روڈ کے دونوں طرف سروس روڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) یہ درست ہے کہ جی ٹی روڈ باغبان پورہ کی دونوں اطراف سروس روڈز کی مرمت درکار ہے۔

(ب) حکومت اس کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تاہم سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے بجٹ سال 2011-12 میں اس کے لئے فنڈز دستیاب نہ ہیں۔فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک تعمیر کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا حکومت جی ٹی روڈ کے دونوں طرف سروس روڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو جواب میں بتایا گیا ہے کہ فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک تعمیر کر دی جائے گی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ فنڈز کب تک دستیاب ہو جائیں گے؟ لاہور کے لئے فنڈز کی دستیابی کی بات بڑی عجیب سی لگتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوں گے اس کام کو شروع کر دیا جائے گا۔ ابھی فنڈز کی دستیابی نہیں ہے امید ہے کہ اس سال فنڈز دستیاب ہو جائیں گے۔ جونہی فنڈز آئیں گے اس کو تعمیر کر دیا جائے گا۔

رانا تنویر احمد ناصر: کوئی اندازہ بتا دیں کہ کب تک فنڈز دستیاب ہو جائیں گے؟

جناب سپیکر: اب فنڈز جون میں آئیں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اب یہ سڑک اگلے سال ہم آ کر بنائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی، بچے! آپ تو اب خوابوں میں ہی دیکھیں گے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ سوال نمبر 3145 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

موچی دروازہ باغ لاہور میں گڈز ٹرانسپورٹ کے اڈوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا معاملہ

*3145: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موچی دروازہ باغ لاہور میں گڈز ٹرانسپورٹ کے اڈے قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اڈوں کی وجہ سے موچی دروازہ باغ میں ٹرانسپورٹ اکثر بند رہتی ہے جس سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اڈوں کے مالکان نے موچی دروازہ باغ کی دیوار توڑ کر غیر قانونی گیٹ نصب کر رکھے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان اڈوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے اگرچہ علاقہ مذکور میں ٹرانسپورٹ کے اڈے موجود ہیں مگر یہاں پر دن کے وقت ٹرکوں کا داخلہ ممنوع ہے جس کی بنا پر ٹریفک کے بہاؤ میں کوئی خلل نہ پڑتا ہے۔مزید برآں ٹریفک پولیس کے اہلکاران کی علاقہ میں موجودگی بھی ٹریفک کے بہاؤ کو جاری رکھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) حکومت ان اڈوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس سلسلہ میں شہر سے باہر کسی مناسب جگہ کی فراہمی پر مزید اقدامات بروئے کار لائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں کہا ہے کہ "یہ درست نہ ہے اگرچہ علاقہ مذکور میں ٹرانسپورٹ کے اڈے موجود ہیں مگر یہاں پر دن کے وقت ٹرکوں کا داخلہ ممنوع ہے جس کی بناء پر ٹریفک کے بہاؤ میں کوئی خلل نہ پڑتا ہے۔ مزید برآں ٹریفک پولیس کے اہلکاران کی علاقہ میں موجودگی بھی ٹریفک کے بہاؤ کو جاری رکھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔" ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ جواب بادامی باغ موچی دروازہ علاقہ کے حوالے سے آرہا ہے۔ آپ خود دیکھ لیں کیا یہ جواب درست ہے؟ یہ جواب بالکل بھی درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! محترمہ کیا سمجھتی ہیں اس سوال میں کہاں کمی ہے؟ (قہقہہ)

انہوں نے سوال کیا ہے اور ہم نے جواب دیا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں، آپ سمجھتے ہیں بلکہ میرا خیال ہے کہ لاہور سے تعلق رکھنے والے بھی سمجھتے ہیں اور یہاں کا ہر معزز ممبر سمجھتا ہے کہ یہاں پر ہر وقت ٹریفک بند رہتی ہے۔یہاں پر ٹریفک کا مسئلہ بہت زیادہ ہے اور انہوں نے جو ٹریفک اہلکاران کو کارکردگی کی شاباش دی ہے وہ تو ہر سڑک پر منہ دوسری طرف کر کے کھڑے ہوتے ہیں۔اول تو وہ ہوتے ہی نہیں ہیں اور اگر کبھی ایک آدھا موجود ہو بھی تو وہ منہ دوسری طرف کر کے کھڑے رہتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! محترمہ نے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اڈوں کی وجہ سے موچی دروازہ باغ میں ٹرانسپورٹ اکثر بند رہتی ہے؟ محترمہ نے ٹرکوں کے متعلق سوال کیا ہے تو ٹرک رات گیارہ بجے تک ہم آنے ہی نہیں دیتے۔میں ان سے خود پوچھ رہا ہوں کہ ان کا اس میں سوال کیا ہے؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرے سوال میں "ٹرک" کہیں بھی نہیں ہے۔آپ خود دیکھ لیں میرے سوال میں ٹرک کا کہیں ذکر نہیں ہے۔میں نے تو ٹریفک کہا ہے، شاید وہ ٹریفک کو ٹرک پڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے ٹریفک کہا ہے ٹرک نہیں کہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ٹریفک کے لئے بھی لاہور ٹریفک پولیس موجود ہے وہ اپنی ڈیوٹی پوری طرح سے سرانجام دے رہی ہے۔وہاں پر باقاعدہ ایک وارڈن کی ڈیوٹی ہے جو ٹریفک کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔جہاں پر کوئی چھوٹے موٹے مسائل ہوتے ہیں ان کو حل کیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ چھوٹا موٹا مسئلہ نہیں ہے، اس کو ذرا serious لیں یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ نے جس کی نشاندہی کی ہے آپ اس کو دیکھیں۔اگر ان کی بات صحیح ہے تو اس پر آپ notice لیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! آپ کو بھی پتا ہے کہ میری بات صحیح ہے۔

جناب سپیکر: آپ کہہ رہی ہیں، میں نے تو آپ کی بات مانی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر!انہوں نے اس میں ٹرک کا ذکر کیا ہے تو وہاں پر بڑے ٹرکوں کو گیارہ بجے سے پہلے نہیں آنے دیا جاتا۔اس سے متعلق میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چھوٹے مزدا وغیرہ تو ہر وقت رہتے ہیں۔کیاان پر بھی کوئی پابندی ہے یا روکنے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!وہاں پر ٹرک اور اڈے سے متعلقہ زیادہ ٹریفک ہے، ٹرکوں پر پابندی ہے اور مزدا پر پابندی نہیں ہے وہ شہر میں آ جا سکتے ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر!میں نے جز(د) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت ان اڈوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ جواب میں کہا گیا کہ کسی مناسب جگہ کی فراہمی پر مزید اقدامات بروئے کار لائے جائیں گے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت نے کافی عرصہ پہلے اڈوں کو باہر منتقل کیا تھا اور 1970 میں فروٹ منڈی کے ساتھ ٹرک سٹینڈ کے لئے بہت زیادہ زمین رکھی گئی تھی اس زمین کا کیا ہوا اور اب تک وہاں پر اڈوں کی منتقلی کیوں نہیں ہو سکی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!ابھی تک ہمارا جواب یہی ہے کہ حکومت ان اڈوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس سلسلے میں کام ہو رہا ہے اور جیسے ہی کوئی مناسب جگہ ملی ان کو شہر سے باہر منتقل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر!میں اس جگہ کا پوچھ رہی ہوں جو 1970 میں ملی تھی اور وہ ابھی تک موجود ہے تو محکمے نے اس کا کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، 1970 میں جو جگہ ملی تھی اس کا کیا بنا؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: No sir آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں!وہ سوال کا جواب دے رہے ہیں اور آپ ویسے بیچ ہی میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! نئی جگہ پر منتقل کرنے کا ابھی پروگرام بن رہا ہے لیکن ابھی تک ہمارے پاس کوئی ایسی جگہ موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Try to understand وہ پوچھ رہی ہیں کہ آپ نے 1970 میں جو جگہ لی تھی اب اس کی کیا پوزیشن ہے اور وہ کدھر گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس وقت ہمارے ریکارڈ میں ایسی proposal ہو گی لیکن ایسی جگہ موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! 1970 میں فروٹ منڈی کے ساتھ ٹرک سٹینڈ کے لئے جگہ دی گئی تھی جو کئی سو کنال پر محیط تھی اور وہ جگہ ابھی بھی موجود ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمیں نہیں پتا۔

جناب سپیکر: جی، اس میں آپ نے ٹرک سٹینڈ بنایا ہوا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! وہاں پر ٹرک تو ضرور کھڑے ہوتے ہوں گے لیکن ابھی properly ہمارے ریکارڈ میں نہیں ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس پر آپ کے بہت سوال ہو گئے ہیں اب آپ بس کریں۔ آگے اور لوگوں کے سوال بھی ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد نوید انجم!

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ باغ کی دیوار کو توڑ کر کوئی غیر قانونی گیٹ نصب نہ کئے گئے ہیں جبکہ سوال تھا کہ نصب کئے گئے ہیں یعنی جواب میں انہوں نے کہا کہ درست نہ ہے تو بات یہ ہے کہ لاہور ایک قدیم شہر ہے۔ آپ اس پر ایک کمیٹی بنائیں وہ موقع پر visit کرے کہ انہوں نے دیوار کو توڑ کر مختلف جگہوں پر گیٹ لگائے ہیں یا نہیں؟ اگر انہوں نے گیٹ لگائے ہیں تو جس نے یہ جواب دیا ہے اس کی سزا آپ مقرر کریں کیونکہ ہاؤس کو غلط جواب دیئے جاتے ہیں۔ لاہور کے حسن کو تباہ کیا جا رہا ہے قدیم چیزوں پر یہ پیسے لے کر لوگوں کے گیٹ لگا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! جواب تو یہی ہے اگر وہاں پر کوئی ایسا مسئلہ ہے تو کل اس کی باقاعدہ رپورٹ پیش کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، کتنے دن میں رپورٹ پیش کریں گے؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! مجھے بات کر لینے دیں کہ تین چار سیشن پہلے کوہ نور پلازہ گڑھی شاہو کے متعلق میرے سوال پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہی کہا تھا کہ میں کل یعنی اگلے دن، اگلے سیشن میں جواب دے دوں گا لیکن میرا خیال ہے آج اس کو ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اور اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ یہ بھی ایک اہم مسئلہ جو میرے معزز بھائی نے کہا ہے کہ گیٹ نصب ہیں تو یہ جواب بھی نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر: جی، بروز جمعہ تک اس کا مکمل جواب لے کر آئیں گے اور ہاؤس کو بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! محترمہ کے جو پہلے سوالات تھے اس سلسلے میں، میں خود وہاں پر گیا، اس جگہ کو جا کر دیکھا، وہاں پر ان کو point out کیا اور میں نے اس پر work کیا جو کہ ان کو پتا ہے۔ اب بھی اگر ان کو کوئی ایسی شکایت ہے تو انشاء اللہ اس کا حل نکلے گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! انہوں نے خود اس پر action کیا لیا؟ کیا میری بات درست تھی یا غلط تھی اگر درست تھی تو اس پر action ہوا؟ وہاں پر کوئی action نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):
جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ جس TMO کے دور میں دروازے نکلے ہیں، جو بلڈنگ انسپکٹر اور نقشے والے وہاں تھے تو کیا وہاں کسی پر کوئی ذمہ داری fix کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اگر نہیں رکھتے تو لاہور کی کوئی چیز آپ کے کنٹرول میں نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر: کیوں نہیں، جی، اس سوال کا جواب مکمل طور پر لیں جو حضرت صاحب فرما رہے ہیں پھر آپ اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کر دیں۔ آپ کو اس کے لئے کتنے دن چاہئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):
جناب سپیکر! میں دو دن کے اندر رپورٹ پیش کر دوں گا اور اس کے ذمہ داروں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں! دو دن کے اندر رپورٹ پیش کر دینا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اچھا آپ کی طرف سے یہ آخری ضمنی سوال ہے اس کے بعد آپ ضمنی سوال نہیں لے سکیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ تاریخی حوالہ ہے تو تاریخی ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے یہ جو موچی باغ جگہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، موچی باغ نہیں ہے موچی دروازہ ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! موچی دروازہ کے ساتھ باغ بھی ہے تو یہ موچی دروازہ باغ ایک specific جگہ ہے جو کہ جلسہ جلوس کے لئے مشہور رہی ہے اور یہ لاہور کا Hide park تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کہ اس موچی دروازہ باغ میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال سے متعلق اس کا کوئی تعلق ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! موچی دوازہ باغ میں یہ اڈے کیسے قائم ہو گئے؟

جناب سپیکر: ان کا مائیک بند کریں۔ جی، آپ کی بہت مہربانی، اب اگلا سوال بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3261 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔پی پی 157 ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات

*3261: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں حلقہ پی پی۔157 میں یکم جنوری تا یکم اپریل 2009 ترقیاتی منصوبوں کی منظوری کب ہوئی؟

(ب) متذکرہ حلقے میں ترقیاتی کاموں کے کون کون سے منصوبے موجودہ مالی سال میں شامل ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) لاہور میں یکم جنوری تا یکم اپریل 2009 حلقہ پی پی۔157 کے متعلقہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے ترقیاتی منصوبوں کی منظوری مورخہ 20-01-2009، 02-02-2009 اور مورخہ 04-02-2009 اور ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن عزیز بھٹی ٹاؤن کے ترقیاتی منصوبوں کی منظوری مورخہ 03-02-2009 کو ہوئی۔

(ب) حلقہ پی پی۔157 میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے جن ترقیاتی منصوبہ جات کو شامل کیا ہے اس کی تفصیل تتمہ (الف) اور عزیز بھٹی ٹاؤن کے ترقیاتی منصوبہ جات کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں انہوں نے مجھے پی پی۔157 کے حوالے سے ترقیاتی منصوبوں کی تفصیل دی ہے، جس میں چھ منصوبے ہیں۔ میں نے یہ سوال 2009 میں کیا تھا اور اس کا جواب 2011 میں آرہا ہے تو مجھے پوچھنا یہ ہے کہ ان میں کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کب ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ پوچھ رہی ہیں کہ ان میں کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کب ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ہم نے یہاں پر عزیز بھٹی ٹاؤن میں ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات دے دی ہیں اور ان میں تقریباً کُل 54 ترقیاتی سکیمیں شامل ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں پوچھا ہے جس کا جواب انہوں نے دیا ہے اور میں نے یہ پوچھا ہے کہ کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں؟ انہوں نے پتا نہیں کیا بتا دیا۔

جناب سپیکر: پھر وہ آپ نے سنا کیوں نہیں؟ جی، انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے 54 منصوبے مکمل کئے ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! چلیں پھر سوال کے جز (ب) کا جواب دیکھ لیں، جز (ب) میں، میں نے پوچھا ہے کہ کون کون سے منصوبے موجودہ مالی سال میں شامل ہیں تو انہوں نے ایک لسٹ دی ہے کہ یہ موجودہ مالی سال میں شامل ہیں اگر سارے مکمل ہو چکے ہیں تو پھر وہ کیسے شامل ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! حلقہ پی پی۔157 میں جو ترقیاتی منصوبے شامل کئے گئے تھے ان کو تقریباً مکمل کر لیا گیا ہے اگر کچھ رہ گئے ہیں تو وہ بھی مکمل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی، اگلا سوال نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4091 ہے اور اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لبرٹی مارکیٹ لاہور میں پارکنگ سٹینڈ بنانے کی تفصیلات

*4091: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے حال ہی میں لبرٹی مارکیٹ میں جدید طرز پر پارکنگ سٹینڈ بنایا ہے؟

(ب) یہ پارکنگ سٹینڈ کتنی مالیت میں بنایا گیا ہے، اس میں بیک وقت کتنی گاڑیاں اور موٹر سائیکل کھڑی کرنے کی گنجائش ہے؟

(ج) اس پارکنگ سٹینڈ کی فیس کا ٹھیکہ کب کس کو کتنی مالیت میں دیا گیا ہے؟

(د) اس میں فی گاڑی پارکنگ فیس کس شرح سے اور کتنے وقت کے لئے وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) اس پارکنگ سٹینڈ کے ٹھیکیدار کے خلاف آج تک کتنی شکایات موصول ہوئی ہیں کتنی سچی اور کتنی جھوٹی ثابت ہوئی ہیں؟

(و) اس ٹھیکہ دار کو کتنی دفعہ جرمانہ کس کس بناء پر کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) درست ہے کہ مالی سال 2009-10 میں لبرٹی مارکیٹ میں جدید طرز پارکنگ سٹینڈ بنایا گیا تھا اور میٹر پارکنگ سسٹم کے ذریعے پارکنگ فیس کی وصولی ہوتی رہی جو کہ ختم ہو گئی تھی۔ مالی سال 2011-12 کے لئے CMH کمپنی نے نیلام عام میں سب سے زیادہ بولی دے کر حاصل کیا ہے اور لبرٹی پارکنگ سٹینڈ پر CMH کمپنی پارکنگ فیس وصول کر رہی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی ہدایات پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے عوام کو بین الاقوامی جدید طرز کی سہولت مہیا کرنے کے لئے مالی سال 2009-10 میں میٹرڈ پارکنگ سسٹم متعارف کروایا تھا۔ جس کا آغاز لبرٹی مارکیٹ اور بعد میں مال روڈ پر کیا گیا تھا۔ دونوں میٹرڈ پارکنگ سسٹم کے لئے 16 مشینوں کو نصب کیا گیا جس میں سے 10 مشینیں لبرٹی مارکیٹ میں نصب کی گئیں اور بقیہ 06 مشین مال روڈ پر نصب کی گئیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1	ٹرمینل	سولہ عدد	2,07,26,896/-
2	مینجمنٹ سوفٹ ویئر	ایک عدد	32,13,000/-
3	مین ٹیننس کٹ	ایک عدد	12,85,200/-
4	کلیمپ	80عدد	11,73,816/-
5	PADS	پانچ عدد	2,50,000/-
6	ٹریننگ کاسٹ		3,00,000/-
7	کار سوفٹ ویئر	ایک عدد	13,11,975/-
8	کوئینز کونٹنگ مشین	ایک عدد	1,50,000/-
9	کنٹرول سینٹر	ایک عدد	41,93,000/-
	کل مالیت		32,603,887/-

اس پارکنگ سٹینڈ میں 585 گاڑیاں پارک کرنے کی گنجائش ہے۔ موٹر سائیکلوں کے لئے علیٰحدہ جگہ فراہم کی گئی ہے جو کہ اس میٹرڈ پارکنگ کے زمرے میں نہیں آتی۔

(ج) ضلعی حکومت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اور M/S AZCOMM کے مابین مورخہ 15-01-2009 کو عرصہ دو سال کے لئے معاہدہ طے پایا جس کے مطابق M/S AZCOMM نے مشینیں لگائی، سٹاف کو ٹرینڈ کیا اور لگائی گئی مشینوں کے ذریعے پارکنگ فیس وصول کی۔ اس عرصہ کے دوران M/S AZCOMM نے 13 ملین روپے اکٹھے کئے۔

(د) ان پارکنگ سٹینڈ سے درج ذیل ریٹ کے مطابق پارکنگ فیس وصول کی جاتی تھی۔

-1	کار، پہلا گھنٹہ	-/10 روپے
-2	پہلے دو گھنٹے	-/15 روپے
-3	دو گھنٹے کے بعد اضافی گھنٹے	-/05 روپے
-4	پورا دن	-/50 روپے
-5	دکانداروں کے لئے پورا دن	-/20 روپے

(ہ) اس جدید طرز کے میٹرڈ پارکنگ سے کسی قسم کوئی شکایت موصول نہ ہوئی تھی۔

(و) اس ٹھیکیدار کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی تھی لہذا اسے کوئی جرمانہ نہ کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا پہلا سوال یہ ہے کہ لبرٹی مارکیٹ میں پارکنگ سٹینڈ بنایا گیا ہے تو کیا پنجاب حکومت اس طرز کے مزید پارکنگ سٹینڈ لاہور یا کسی اور شہر میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، اس طرز کے پارکنگ سٹینڈ لاہور یا کسی اور شہر میں بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! فی الحال تو لاہور شہر میں بنایا گیا ہے اور آئندہ جہاں جہاں ضرورت پیش آئے گی وہاں پر بنائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد نوید انجم!

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا ہے کہ اس طرز کے پارکنگ سٹینڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ تجویز زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد نوید انجم!

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہم نے یہ چیزیں خریدی ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ 32لاکھ 13ہزار روپے کا management software خریدا ہے تو کیا software with card خریدا ہے؟

انہوں نے software کا ذکر جواب کے جز(ب) میں دو جگہ پر کیا ہے یعنی جز(ب) کے 2اور 7نمبر پر ذکر کیا ہے کہ انہوں نے دو softwares 45لاکھ روپے کے خریدے ہیں تو انہوں نے جو software خریدا ہے ان کے rights بھی خریدے ہیں یا صرف اس کی ایگزی فائل خریدی ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہ ٹیکنیکل بات ہے مجھے خود سمجھ نہیں آئی ہے، آپ ہی سمجھائیں گے اور وہ سمجھیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس کے لئے ہمیں تفصیل لینی پڑے گی میں اس وقت نہیں بتا سکتا لیکن یہاں پر card software and management software بھی موجود ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! Physically یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے آپ چھو سکیں۔ یہ software ہے جس طرح آپ اپنی روح کو نہیں چھو سکتے ہیں ویسے اس کمپیوٹر کے software کو بھی نہیں چھو سکتے تو یہ انہوں نے physically with card or without card خریدا ہے اگر یہ اور پلازے بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو پھر کیا یہ بار بار 45لاکھ روپے کا خرچ کر کے سرکاری خزانے پر بوجھ بنیں گے؟ یہ software تو تیس چالیس ہزار روپے میں میرے لاہور کے brilliant بچے develop کر رہے ہیں اور انہوں نے اس پر 45لاکھ روپے خرچ کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ ان سے ایک میٹنگ کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ ایک مکمل package تھا۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ضمنی سوال؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! میں ان سے پہلے کھڑی ہوئی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! میں پہلے سے کھڑی ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! وہ کیا ارشادات فرماتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو تو کچھ پتا ہی نہیں ہے۔ ہماری حکومت نے یہ پراجیکٹ شروع کیا تھا اور موجودہ حکومت نے اسے بند کر دیا ہے۔ کوئی اچھا کام ان سے برداشت ہی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ بھی یہاں کوئی اچھا کام کر جائیں جو ہم یاد رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس پارکنگ پلازے میں کیا کوئی دکانیں بھی بنائی گئی ہیں، جو جگہ پارکنگ کے لئے مخصوص ہو کیا اس میں آپ دکانیں بنا سکتے ہیں اگر بنا سکتے ہیں تو اس کا طریق کار کیا ہے اور اس کی الاٹمنٹ کس طریقے سے کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! سارا کام نقشے کے مطابق ہوتا ہے جو جگہ پارکنگ کے لئے مختص ہو وہاں پر صرف پارکنگ ہی ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہوں نے میرے سوال کا جواب صحیح نہیں دیا۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ جو جگہ پارکنگ کے لئے مخصوص ہے اس میں دکانیں بن سکتی ہیں یا نہیں؟ یہ ہاں یا نہ میں جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب والا! پارکنگ کے لئے جو جگہ مخصوص ہے وہاں پر صرف پارکنگ ہی ہو سکتی ہے اگر شاہ صاحب کا کوئی اور ارادہ ہے تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! انہوں نے جو وہاں پر دکانیں بنا کر کرایہ پر دی ہوئی ہیں کیا وہ illegal ہیں، غلط ہیں؟ جواب پورا دیں یہ بچوں کی طرح بات کر رہے ہیں اور اوپر سے یہ "رتی ٹائی" پہن کر آ گئے ہیں۔ جواب انہیں آتے نہیں ہیں ٹائیاں لگا کر بیٹھ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ No defamatory۔

سید حسن مرتضیٰ: ٹھیک ہے۔ جناب والا! میں اپنے الفاظ واپس لے لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ انہوں نے اپنے الفاظ واپس لے لئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میرے معزز دوست سید حسن مرتضیٰ میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں اور انہیں پتا ہے کہ پارکنگ کی جگہ پر پارکنگ ہی ہوتی ہے۔ یہ صرف سوال کو confuse کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! یہ صرف اتنا بتا دیں کہ وہاں پر جو دکانیں بنائی گئی ہیں وہ صحیح بنائی گئی ہیں یا غلط بنائی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ وہاں پر جو دکانیں آپ نے بنائی ہیں وہ غلط ہیں یا صحیح ہیں؟ دو لفظی بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! وہاں پر نقشے کے مطابق پارکنگ کی جگہ پر پارکنگ ہی بنی ہوئی ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب والا! ان کو پتا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ان کو پتا ہے اور وہ بتا رہے ہیں بلکہ جنہوں نے پوچھا ہے ان کو بھی اس بات کا پتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ لبرٹی مارکیٹ کے متعلق سوال ہے وہاں پر پارکنگ موجود ہے اور سب کو اس بات کا علم ہے۔ ویسے آج انہیں تو لاڑکانہ ہونا چاہئے تھا اس کے لئے میں معذرت چاہتا ہوں۔ (قہقہے)

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب ولا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لبرٹی میں جو پارکنگ سٹینڈ بنایا گیا ہے، وہاں پر ایک یو سی ایچ ہسپتال ہے اس کی جگہ acquire کی گئی ہے یا ان سے خریدی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب والا! اس کے لئے fresh question کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ پھر جب fresh question آئے گا تو آپ کو اس کا جواب دینا ہوگا۔ آپ اس کے لئے fresh question کریں۔

رانا محمد افضل خان: جناب والا! میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ ---

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب والا! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے علم میں ہوگا کہ اس ہسپتال کی جگہ کو حکومت نے زبردستی acquire کیا ہے اور اس کے متعلق rules and regulation کو بھی adopt نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی زبردستی acquire نہیں کر سکتا۔ آپ تشریف رکھیں یہ سوال ہی نہیں بنتا۔ This is not relevant. آپ اس کو کسی اور طریقے سے لے آئیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! محکمہ لوکل گورنمنٹ کا کوئی وزیر ہی نہیں ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو کچھ پتا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ This is no way.

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! اگر لوکل گورنمنٹ کا منسٹر نہیں ہے تو یہ کسی کو وزیر بنائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ ایسے درمیان میں نہ بولا کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! وہ جواب کیوں نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: وہ جواب دے رہے ہیں۔ پھر آپ کہیں گی مجھے کچھ کہتے ہیں آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! حکومت لوکل گورنمنٹ کا منسٹر کیوں نہیں بناتی؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو تو بنانے سے رہا۔

محترمہ سیمل کامران: ہمیں ایسی حکومت میں وزیر بننے کا شوق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب والا! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: آپ Legislator ہیں اگر آپ نے اس سوال کا جواب لینا ہے تو کم از کم آپ اس کا سوال کریں یا پھر آپ اس پر تحریک التوائے کار لائیں۔ قانون کے مطابق کوئی طریقہ تو اختیار کریں۔ مہربانی۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب والا! وہ اس کا جواب لے کر ہی نہیں آتے۔

جناب سپیکر: آپ سوال کریں وہ اس کا جواب لے کر آئیں گے۔ بڑی مہربانی۔ اگلا سوال ہے۔۔۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے کہا ہے کہ زبردستی acquire کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو کہہ دیا ہے کہ اس کے لئے آپ کوئی طریق کار اپنائیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی چیز جب acquire ہوتی ہے وہ زبردستی نہیں ہوتی وہ ملک کے قانون کے مطابق ہوتی ہے اور اس پر لوگ عدالت میں بھی جا سکتے ہیں اور وہ ملک کی ضرورت کے تحت acquire ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات سن لی ہے اب آپ تشریف رکھیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میری بات تو ختم ہونے دیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اب آپ نے بات کر لی ہے آپ کیا کرتے ہیں مجھے آگے چلنے دیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اول تو اس چیز کا تعین ہی نہیں ہوا کہ وہ acquire کی گئی ہے یا نہیں؟ وہ ایک پارکنگ پلازہ کی جگہ تھی اور وہاں پر multistory parking plaza بنا ہے۔ اگر وہ single story ground پر پارکنگ پلازہ ہوتا تو اور بات ہے اور جو ڈیزائن ہے اس کے مطابق بنا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں اس کی بات ہی نہیں ہے۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! جب بھی کوئی فاضل ممبر سوال کرتا ہے تو اس پر ضمنی سوالات ہوتے ہیں۔ اس کا طریق کار یہی ہے۔ جو question related تھا وہ لبرٹی پلازہ کے بارے میں تھا۔ اس میں کوئی fresh question نہیں بنتا کیونکہ اسی پراپرٹی کے بارے میں انہوں نے پوچھا ہے جو پراپرٹی لی گئی ہے۔ آیا یہ کسی ناجائز طریقہ سے یا جائز ذرائع سے لی گئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے بتادیا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: آپ مہربانی فرمائیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ سپیکر کا تقاضا یہ ہے کہ گورنمنٹ جواب دے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

گزارش یہ ہے کہ اس سے بہت خرابی پیدا ہوتی ہے اور House کا decorum خراب ہوتا ہے۔ انہوں نے جو سوال کیا ہے وہ اسی سے related ہے جو بلڈنگ بنائی گئی ہے اسی کے متعلق انہوں نے پوچھا ہے۔ انہوں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا ہے کہ آیا جو زمین لی گئی ہے، گورنمنٹ کے پاس قانون ہے کہ وہ زمین acquire کر سکتی ہے۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دے دیں کہ اگر کوئی رقبہ acquire کیا گیا ہے تو کوئی غیر قانونی کام نہیں ہوا۔ جواب نہ آنے کی وجہ سے اور آپ کی دخل اندازی کی وجہ سے اتنا ابہام پیدا ہو جاتا ہے کہ بات clear نہیں ہو سکتی۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب والا! اس سلسلے میں میری بھی گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب والا! انجینئر شہزاد الٰہی صاحب نے اور خان صاحب نے اس پراپرٹی کے بارے میں بات کی۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس پراپرٹی کے بارے میں بہت ساری rumors بھی ہیں اور community کے sentiments بھی ہیں اور جس طرح ڈیپارٹمنٹ نے کہا کہ اس جگہ کو باقاعدہ ایک طریق کار کے تحت acquire کیا گیا۔ میں اس میں آپ سے صرف یہ گزارش کروں گا کہ ان rumors کو ختم کرنے کے لئے اور دوسری طرف اس community کے sentiments کو دیکھتے ہوئے اگر آپ ایک کمیٹی تشکیل دے دیں تو سارے facts and figures بھی House کے سامنے آ جائیں گے۔ اس کے علاوہ community کے جو sentiments ہیں ان کا مداوا بھی ہو سکتا ہے کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید اس میں پورا طریق کار adopt نہیں کیا گیا اور ڈیپارٹمنٹ نے acquire کرتے

وقت ان سے consent نہیں لی۔اگر یو سی ایچ ہسپتال نے اپنی consent سے یہ جگہ محکمہ کو دی ہے تو یہ حقائق بھی community کے سامنے آنے چاہئیں لہذا میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ اس House میں سے ایک کمیٹی تشکیل دے دیں اور اس کو ایک specific time دیں تاکہ facts and figures کو سامنے لایا جاسکے۔بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ سیمل کامران: کیا وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر ہو سکتا ہے ؟

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔مجھے سننے دیں۔آپ کیا کرتے ہیں، آپ کو یہ کیا عادت ہے ؟ میں آپ کو اجازت نہیں دوں گا۔آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا فرض ہے کہ میں ایک بات آپ کے علم میں لاؤں۔میرے بھائیوں نے ابھی جو بات کی ہے یہ award کی کاپی آپ کو دکھادیں۔اگر یہ acquire ہوئی ہے تو پھر award کی کاپی کی بنیاد پر بات کرنی چاہئے۔دوسری بات یہ ہے کہ یہ معاملہ subjudice ہے ابھی یہاں پر سیکرٹری لوکل گورنمنٹ بیٹھے ہیں ان سے پوچھیں کہ یہ معاملہ عدالت میں موجود ہے۔چونکہ یہ subjudice معاملہ ہے اس لئے یہاں اس پر بحث نہیں ہو سکتی، اول تو یہ acquire نہیں ہوا اگر ہوا ہے تو ان کے پاس award کی کاپی ہونی چاہئے لیکن بلاوجہ حکومت کو بدنام نہ کیا جائے۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ اگر ان کے پاس کاپی ہے تو دکھائیں مجھے یہ بتائیں کہ حکومت پنجاب کے پاس کیا اختیار ہے کہ وہ ایک ہسپتال پر زبردستی قبضہ کرکے اسے پارکنگ سٹینڈ میں shift کردے۔

شیخ علاؤالدین: جب award ہوا ہی نہیں تو پھر کیسی بات ؟ یہ معاملہ subjudice ہے اور ہائیکورٹ میں pending ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا لیکن یہ معزز ممبران جواب الجواب ہیں۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! میرے بھائی کو صحیح طریق کار کا پتا ہی نہیں ہے یہ ایسے کھڑے ہو کر بات کر دیتے ہیں وہ مسئلہ کورٹ میں نہیں ہے ان کو پتا ہی نہیں ہے۔یہ ہر بات میں عالم فاضل بن جاتے ہیں۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! یہ معاملہ subjudice نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہمیں بھی پوائنٹ آف آرڈر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی چیز clear کرنا چاہ رہی ہوں کہ ابھی سوالات کے جوابات چل رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ابھی وقفہ سوالات چل رہا ہے کیا اس میں پوائنٹ آف آرڈر دیا جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو جواب دے رہے ہیں حکومت اس کی جوابدہ ہے یا پاکستان مسلم (ق) کے ممبر جوابدہ ہیں۔

جناب سپیکر: یہاں سب بیٹھے ہیں جس کو کسی بارے میں information ہو وہ بات کر سکتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جس نے اپنی وفاداریاں تبدیل کی ہیں وہ جواب دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں اس طرح پوائنٹ آف آرڈر پر پابندی نہیں ہے لیکن کمیٹی میں بیٹھ کر ہمارا یہ فیصلہ ہوا تھا کہ during Questions Hours پوائنٹ آف آرڈر نہ کئے جائیں لیکن معزز ممبران اس کی پرواہ نہیں کرتے تو یہ ان کی اپنی صوابدید ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ تھی کہ کیا جواب دینا حکومت کا کام ہے یا پاکستان مسلم لیگ (ق) کے ممبر کا کام ہے جنہوں نے اپنی وفاداریاں تبدیل کی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، یقیناً حکومت نے جواب دینا ہوتا ہے اور گورنمنٹ میں یہ ممبر بھی شامل ہو جاتے ہیں، منسٹر بھی شامل ہیں۔ جی حکومت کی طرف سے جواب آ رہا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہیں معزز ممبر نہ کہیں بلکہ [**] کہیں۔

محترمہ سیمل کامران: یہ ممبر نہیں بلکہ [**] ہیں۔

جناب سپیکر: نازیبا الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ جعلی ڈگری والیاں۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز شیخ صاحب!

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: میں کورم point out کر رہی ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! [*****]

جناب سپیکر: ایسی باتیں نہ کریں۔ آپ ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں۔ آپ کی مہربانی۔ شیخ صاحب تشریف رکھیں۔ آپ کسی پوائنٹ آف آرڈر پر بھی نہیں ہیں۔ اب ان کی بات کارروائی کا حصہ نہیں بن سکے گی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! [*****]

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! [*****]

جناب سپیکر: This is not good یہاں جتنے بھی بیٹھے ہیں سب بہن بھائی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! [*****]

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں، آپ کی مہربانی! محترمہ دیکھیں آپ نے نشاندہی کی ہے اب گنتی ہو رہی ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! کیا وقفہ سوالات میں کورم کی نشاندہی ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہو سکتی ہے۔ کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے اس لئے کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں اپنے علم میں اضافے کے لئے آپ سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی ایسا precedent ہے کہ Private Members Day پر کورم point out کیا گیا ہو اس وقت یہاں پر کوئی سرکاری کارروائی نہیں ہو رہی بلکہ یہ تو ہماری اپنی کارروائی ہے؟

جناب سپیکر: بھائی! یہ بات اپنے ساتھیوں سے پوچھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! مجھے تو اس پر آپ کی ruling چاہئے۔

جناب سپیکر: میں اس پر کیا ruling دوں، کیا آپ کو اس بات کا علم نہیں ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! ہتھیار مت پھینکیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں لہذا آپ اس پر اپنی ruling دیں؟

جناب سپیکر: ضابطے کے مطابق ان کو اختیار ہے۔ ہماری Advisory Committee میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اس دوران کورم کی نشاندہی نہیں کی جائے گی لیکن وہ اس پر abide by نہیں کرتے۔ آپ سب ممبران کو چاہئے کہ اس فیصلے کی پابندی کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اسمبلی rules and precedents کے اوپر چلتی ہے اور precedents یہ ہیں کہ Private Members Day پر کورم کی نشاندہی نہیں کی جاتی تو آپ کا فرض بنتا ہے کہ انہیں روکیں۔ آپ ہتھیار مت پھینکیں اور precedents کو خراب مت کرنے دیں۔ یہاں اسمبلی کے اندر آج ایک نئی precedent create ہوئی ہے اور آئندہ کے لئے پھر اس کی نقل کی جائے گی اس لئے آپ اس حوالے سے ruling دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں ایسے ruling نہیں دیتا۔ Rules کے خلاف میں کیسے ruling دے سکتا ہوں؟

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! جب کورم point out ہو جائے تو آپ کو rules کے مطابق گنتی کرانی پڑتی ہے لیکن میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا کہ وقفہ سوالات کے دوران کورم کی نشاندہی کی گئی ہو۔ اسی طرح Private Members Day پر بھی کبھی کورم point out نہیں کیا گیا کیونکہ یہ ممبران کا اپنا day ہے جس میں کوئی سرکاری business نہیں ہوتا۔ یہ عام ممبران کا دن ہے چاہے وہ حکومت میں ہوں یا حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہوں کہ وہ اپنی کارروائی

کریں، اپنی قانون سازی کریں یا اپنا point of view House میں پیش کریں۔ بے شک آپ اس پر ruling نہیں دے سکتے کیونکہ rules permit نہیں کرتے لیکن ممبران کو چاہئے کہ وقفہ سوالات کے دوران کورم point out نہ کریں۔ اگر کوئی ممبر وقفہ سوالات کے دوران کورم point out کرتا ہے تو یہ House کے ساتھ زیادتی ہے اوران ممبران کے ساتھ بھی زیادتی ہے جن کے سوالات under discussion ہوتے ہیں۔ اسی طرح میری اس پورے House سے appeal ہے کہ Private Members Day پر کورم point out نہ کیا جائے کیونکہ یہ تو ہمارا اپنا day ہے اوراس سے پہلے ایسی روایات بھی نہیں ہیں۔ ہم تمام ممبران کو اس بات کا احساس کرنا چاہئے کہ اس دن کورم point out نہ کیا جائے۔ بہت شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران کورم point out نہیں ہونا چاہئے اگر ہوا ہے تو اس کو پورا بھی حزب اختلاف کے ممبران نے کیا ہے۔

جناب سپیکر: کیا بات ہے۔ آپ سب نے مل کر کورم پورا کیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہاں وقفہ سوالات کے دوران چھوٹی چھوٹی باتوں پر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی جاتی ہے اور یہ سب آپ کی مہربانی سے ہو رہا ہے۔ ہمارے سوالات دو دو سال کے بعد House میں آتے ہیں اس لئے ہمارا یہ حق ہے کہ ہم ان پر بات کریں لیکن ہمیں بات نہیں کرنے دی جاتی اور یہاں پر چھوٹی چھوٹی باتوں کو بہت زیادہ exaggerate کیا جاتا ہے۔ ایک معزز ممبر نے ضمنی سوال کیا جو کہ ان کا right تھا۔

جناب سپیکر: اگر ادھر سے سوال ہو تو وہ right بن جاتا ہے اور اگر اُدھر سے ہو تو کیا وہ right نہیں ہے؟ میرے لئے تو آپ سب برابر ہیں۔ آپ ایسی بات نہ کیا کریں اور اب مہربانی کرکے تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہاں پر اُدھر سے چھ چھ، سات سات پوائنٹ آف آرڈر کئے جاتے ہیں اور ان کو وقفہ سوالات کے دوران بھی allow کیا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! اگر آپ میرے اختیارات کو استعمال کرنے کی کوشش کریں گی تو ایسا نہیں کرنے دیا جائے گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہم سوال بھیجتے ہیں اور دو دو سال بعد ان کی باری آتی ہے اگر ہمیں اس پر ضمنی سوال بھی نہ کرنے دیئے جائیں تو کیا یہ زیادتی نہیں ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے سارے ہاؤس کے ساتھ زیادتی کی ہے۔اس بات کو سارا House جانتا ہے۔یہ بہت بُری بات ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہمیشہ ایوان کا ماحول وہاں سے خراب ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ایسا کام آپ شروع کرتے ہیں۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یقیناً آپ کوئی اچھی بات ہی کریں گی۔جی، فرمائیں!

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! Private Members Day میں صرف ممبران کا business ہوتا ہے اور دوسرا ایک settled چیز کو violate نہیں کرنا چاہئے۔اس House کو ذاتیات، ذاتی گفتگو، ذاتی الزامات کے لئے hostage بنادیا جاتا ہے میں اس پر serious protest کرتی ہوں، اگر کسی کے کوئی ذاتی اختلاف ہیں تو باہر جاکر ان کے حوالے سے بات کریں یا لابی میں جاکر ایک دوسرے کو جو مرضی کہیں لیکن ہمیں hostage نہ بنایا جائے۔ہمارا کیا قصور ہے، کیا اس ہاؤس کا business اتنا غیر اہم ہے کہ کچھ لوگوں کی ذات کے لئے اس کو ایک طرف رکھ دیا جائے؟

جناب سپیکر: شاباش، very good

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں House کے ممبران سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر Chair کے ساتھ بحث کرنے کی جو ایک نئی روایت بن رہی ہے یہ کسی طرح سے بھی مناسب نہیں۔

جناب سپیکر: آج ان کو کر لینے دیں، میں آج برداشت کروں گا لیکن آپ دیکھیں گے کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔

رانا محمد افضل خان: میری اپنے ساتھیوں سے درخواست ہے کہ ہم House کے decorum کا خیال رکھیں اگر سپیکر صاحب بول رہے ہوں تو آپ بیٹھ جایا کریں۔ایک دوسرے کی بات کے اوپر جو بحث شروع ہو جاتی ہے یہ ہمارے House کی insult ہے۔

جناب سپیکر: وہ دیکھیں کہ اُوپر گیلری میں بچے بھی آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ اس قوم کا مستقبل بھی آپ کو دیکھ رہا ہے کہ آپ یہاں بیٹھ کر کیا کر رہے ہیں؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر کے بارے میں عرض کروں گا کہ اگر کوئی فاضل ممبر تقریر کے دوران جوش خطابت میں غلط بات کرتا ہے تو کیا ہم silent spectators بن کر بیٹھے رہیں؟ قوانین اور rules کے اندر پوائنٹ آف آرڈر کی گنجائش اسی لئے رکھی گئی ہے۔ کل میرے ایک فاضل ساتھی نے یہاں پر کہا کہ "چودھری پرویز الٰہی صاحب نے گوادر پورٹ پر fertilizer handling کا ریکارڈ قائم کیا" تو میں چُپ کر کے بیٹھا رہا اور ایک غلط بات کو برداشت کر لیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ نے بات کرنے کی اجازت نہیں دینی تھی لیکن یہ پابندی اس طرح سے hard and fast rules کی طرح نہیں ہونی چاہئے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! یہ بات بھی طے ہو چکی ہے کہ کسی جماعت کے لیڈر کا نام لے کر اس کی ذات کے حوالے سے بات نہیں کی جائے گی۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: آپ نے درمیان میں ضرور بولنا ہوتا ہے، آپ کی یہ عادت ہے اور جب تک میں سختی نہیں کروں گا تو اُس وقت تک آپ نے اس سے باز نہیں آنا۔ اب ہم اگلے سوال کو لیتے ہیں۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا سوال ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 4177، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے چودھری عامر سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 08-2007 اور 09-2008، پی پی-32 میں ترقیاتی کاموں کی صورتحال کی تفصیلات

*4177: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال08-2007اور09-2008کے لئے حلقہ پی پی۔32 ضلع سرگودھا میں پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت اسی اسی لاکھ کی گرانٹ سے ترقیاتی کام شروع کئے گئے تھے نیز ان کی تفصیل پراگریس رپورٹ (یوٹیلائزیشن رپورٹ) مہیا کی جائے اور نامکمل رہنے والے منصوبہ جات کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال10-2009 کے لئے اس حلقہ کے ایم پی اے سے پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت اسی لاکھ کی سکیمیں لی گئی تھیں نیز ڈسٹرکٹ سٹیرنگ کمیٹی سرگودھا کے اجلاس میں کن وجوہات کی بناء پر ان کو پاس نہیں کیا گیا اور کن کن ایم پی ایز کی سکیمیں منظور کی گئی ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت سال10-2009 کے لیے حلقہ پی پی۔32 کے فنڈز کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ سال08-2007اور09-2008 میں حلقہ پی پی۔32 ضلع سرگودھا میں پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت اسی اسی لاکھ کی گرانٹ سے ترقیاتی کام شروع کئے گئے تھے۔ برائے سال08-2007اور09-2008 کے تمام منصوبہ جات پر100فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ (پراگرس رپورٹ تتمہ (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) یہ بھی درست ہے کہ سال10-2009 کے لئے اس حلقہ کے ایم پی اے سے پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت اسی لاکھ کی سکیمیں لی گئی تھیں۔ ضلع سرگودھا کے تمام ایم پی اے صاحبان کی سکیمیں منظور ہو چکی ہیں نیز فنڈز کا اجرا ٔ ہو چکا ہے اور تمام سکیمیں 95فیصد مکمل ہو چکی ہیں۔ (پراگرس رپورٹ تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) فنڈز برائے سال10-2009 حلقہ پی پی۔32 کے فنڈز کا اجرا ٔ ہو چکا ہے اور منصوبہ جات پر 99فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ (پراگریس رپورٹ تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ سوال سال 08-2007اور09-2008 کے دوران حلقہ پی پی۔32 سرگودھا میں ہونے والے development کے کاموں کے بارے میں تھا۔ یہاں پر اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "سال08-2007اور09-2008 کے تمام منصوبہ جات پر100فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور اس حلقے کے ایم پی اے سے جو سکیمیں لی گئی تھیں وہ ساری execute ہو گئی ہیں" اس حلقے

کے ایم پی اے کا نام چودھری عامر سلطان چیمہ ہے اور انہوں نے اپنے حلقے کے بارے میں ہی یہ سوال کیا تھا۔ صرف اتنا درست ہے کہ 10-2009 میں ان سے سکیمیں مانگی گئیں اور وہ approve بھی ہو گئی تھیں لیکن اس کے بعد وہاں پر on ground کوئی کام نہیں ہوا۔ محکمہ کی طرف سے جو تفصیل دی گئی ہے اس کے مطابق 99 فیصد اور 100 فیصد کام چودھری عامر سلطان چیمہ کے حلقہ پی پی۔32 میں ہو چکے ہیں۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتا دیں کہ اس ایم پی اے نے تو یہ کام نہیں کرایا، اس کے through تو یہ کام نہیں ہوا تو پھر کس دوسرے ایم پی اے کے ذریعے چودھری عامر سلطان چیمہ کے حلقے میں کام کرایا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ سال 10-2009 میں اس حلقہ کے ایم پی اے صاحب سے پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت اسی لاکھ روپے کی سکیمیں لی گئی تھیں۔ ضلع سرگودھا کے تمام ایم پی اے صاحبان کی سکیمیں منظور ہو چکی ہیں نیز فنڈز کا اجراء بھی ہو چکا ہے اور 95 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ اگر چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کے پاس اس سلسلہ میں کوئی شکایت ہے تو وہ ہمیں بتائیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے مطابق انہوں نے یہ سکیمیں execute کرا دی ہیں اور یہ development 100 percent ہو چکی ہے۔ چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب نے 10-2009 میں جو سکیمیں دی تھیں اُن سکیموں کو پہلے approve کیا گیا اور بعد میں ان سکیموں کو technical grounds پر reject کر دیا گیا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ وہ technical grounds یہ ہیں کہ وہ اپوزیشن کے ممبر ہیں۔ چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کے حلقہ میں جو کام کروایا گیا ہے وہ کس ایم پی اے کے ذریعے کروایا گیا ہے کیونکہ انہوں نے ان کی سکیمیں یہ کہہ کر reject کر دی تھیں کہ یہ سکیمیں technical grounds پر feasible نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ سکیمیں چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہیں اور اس حوالے سے ابھی تک ہمارے پاس چودھری صاحب کی کوئی شکایت نہیں آئی۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ 10-2009 کا کام 95 فیصد complete ہو چکا ہے۔ میرا یہ سوال ہے کہ مجھ سے سکیمیں مانگی گئیں، میں نے سکیمیں دیں تو اُن سکیموں کے funds release ہو گئے لیکن کام 10 فیصد complete ہونے کے بعد اُس کام کو verbally روک دیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی اس بات کی اس سوال سے کوئی relevancy نہیں ہے تو آپ تشریف رکھیں۔

وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پی پی۔144 لاہور۔سیف مل چوک کی مین سڑک کی تعمیر نو کا مسئلہ

*882: جناب وسیم قادر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیف مل چوک پی پی۔144 یو سی 37 نیو سنگیاں کی مین سڑک عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) معزز ممبر اسمبلی نے سوال میں جس چوک کا ذکر کیا ہے وہ سیف مل چوک نہیں ہے بلکہ سید مل چوک ہے اور یہ درست ہے کہ سید مل چوک پی پی۔144 یو سی 37 نیو سنگیاں کی مین سڑک مختلف جگہوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔

(ب) پی پی۔144 یو سی نمبر 37 سید مل چوک کی مین سڑک کی تعمیر مع ملحقہ گلیاں تین ماہ قبل مکمل کر دی گئی ہیں جن پر مبلغ 48.52 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

پھل، سبزیاں، گوشت ودیگر اشیاء کی قیمتوں کو مستقل بنیادوں پر کنٹرول کرنے کی تفصیلات

*4196: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی کے باوجود سستے آٹے، چینی کے علاوہ پھل، سبزیوں اور گوشت کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مستقل بنیادوں پر پھل، سبزیاں، گوشت ودیگر اشیاء کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔ تمام اضلاع میں پرائس کنٹرول کمیٹیاں موجود ہیں جو باضابطہ طور پر فروٹ، سبزیوں کے نرخ روزانہ کی بنیاد پر مقرر کرتی ہیں جو کہ نہایت مناسب ہوتے ہیں اور ان نرخوں پر عملدرآمد کرایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں پرائس کنٹرول مجسٹریٹس اپنے فرائض احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اگر کوئی چینی یا دوسری اشیاء کی زائد قیمت پر فروخت کا واقعہ رونما ہوتا ہے تو ناجائز منافع خوروں کو نہ صرف جرمانہ کیا جاتا ہے بلکہ ان کے خلاف ایف آئی آر بھی متعلقہ تھانہ میں درج کروائی جاتی ہے اسی طرح پھل، سبزیوں اور گوشت کی قیمتوں کی فروخت بھی مقررہ قیمتوں پر یقینی بنانے کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جاتے ہیں۔ تمام اضلاع میں پرائس کنٹرول مجسٹریٹس کے علاوہ محکمہ ہیلتھ، ڈسٹرکٹ آفیسر لائیو سٹاک، ڈسٹرکٹ آفیسر فوڈ کنٹرولر، ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر اور سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی کا عملہ بھی عام بازاروں میں اشیاء خوردونوش کی فروخت کو مقررہ نرخوں پر یقینی بنانے کے لئے اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے چھاپہ مار ٹیمیں بھی کام کر رہی ہیں۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ذخیرہ اندوزوں اور ناجائز منافع خوروں کے خلاف قانون کے مطابق سخت اقدامات کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پرائس کنٹرول مجسٹریٹس گاہے بگاہے ریڈ کرتے رہتے ہیں اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی ہے۔ اس طرح خوردونوش کی اشیاء کی قیمتوں میں استحکام برقرار رہتا ہے۔

واضح رہے کہ اشیاء خوردونوش اور خاص طور پر گوشت کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ میں طلب اور رسد کا بھی بڑا عمل دخل ہے۔ پھل اور سبزیوں کے نرخ ڈیمانڈ اور سپلائی پر منحصر ہیں جن کے نرخ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی روزانہ کی بنیاد پر مقرر کرتے ہیں۔ البتہ گوشت کے نرخ تمام اضلاع میں DCOs صاحبان مقرر کرتے ہیں۔

چنیوٹ ساڑ مراد والا سڑک کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

*4756: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساڑ مراد والا روڈ موضع رائے چند، موضع لس لاوارث، چک نمبر 14 کالرو، چک نمبر 13 ساڑ مراد والا، بگھڑا گلو تراں، چک نمبر 13 نور کا، ولانیانوالہ اور موٹر وے انٹرچینج ساہیانوالہ کے لئے ایک مختصر ترین رابطہ سڑک ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چنیوٹ لاہور زیر تعمیر روڈ کی تاخیر کی وجہ سے بھاری بھر کم ٹریفک چنیوٹ ساڑ مراد والا روڈ سے گزر رہی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کو شوگر سیس یا کسی اور فنڈ سے جلد تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک ساڑ مراد والا phase-i لمبائی 5.50 کلو میٹر کی rehabilitation کا کام 2011-12 Chief Ministers Special Package کے تحت جاری ہے، بقیہ حصہ کی تعمیر کے لئے ضلعی حکومت کے پاس فنڈز موجود نہ ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر بقیہ حصہ مکمل کر دیا جائے گا۔

چناب نگر ساہیوال روڈ کی تعمیر و مرمت

*4757: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چناب نگر ساہیوال روڈ کب تعمیر ہوا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے اس روڈ کی مرمت نہ ہونے کی وجہ سے یہ سڑک ٹریفک کے استعمال کے لئے خطرناک حد تک خراب ہو چکی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کی توسیع اور مرمت کا ارادہ رکھتی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چناب نگر ساہیوال روڈ 1984 میں تعمیر ہوا۔

(ب) سڑک کی چوڑائی 10 فٹ ہے جو کہ موجودہ ٹریفک کے لئے انتہائی کم ہے۔ مختلف جگہوں پر سڑک انتہائی خراب ہو چکی ہے جو ٹریفک کے استعمال کے قابل نہ ہے۔ اسے مرمت کی بجائے چوڑا کیا جانا چاہیے۔

(ج) چناب نگر ساہیوال روڈ (سیکشن چناب نگر تا ترکانا والا لمبائی 22 کلو میٹر) کو ضلعی حکومت کے خصوصی پیکج 500 ملین روپے برائے سال 12-2011 میں شامل کر لیا گیا ہے۔ سڑک پر کام جاری ہے۔

سیالکوٹ، ٹی ایم ایز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4760: **رانا آصف محمود:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنی ٹی ایم ایز ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) ضلعی ناظم اور ٹاؤن / تحصیل ناظموں کے نام بتائیں؟

(ج) ان کا سال 08۔2007 اور 09۔2008 کا بجٹ بتائیں؟

(د) ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم ترقیاتی اخراجات پر خرچ ہوئی؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم ٹی اے / ڈی اے اور تنخواہوں پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم گاڑیوں کی مرمت / پٹرول پر خرچ ہوئی؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں چار ٹی ایم ایز ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:۔

-1	سیالکوٹ	-2	ڈسکہ
-3	پسرور	-4	سمبڑیال

(ب،ج،د،ہ،و) تفصیل تتمہ (لف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔تاہم اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ پنجاب حکومت نے ضلعی، ٹاؤن و تحصیل ناظمین کی مدت میعاد ختم ہونے کے بعد ایڈمنسٹریٹر تعینات کر دیئے ہیں۔

سیالکوٹ شہر میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4761:رانا آصف محمود:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سیالکوٹ شہر میں اس وقت کون کون سی سڑک کی تعمیر اور مرمت کی جارہی ہے ان کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) ہر سڑک کی مرمت / تعمیر کرنے والے ٹھیکیداران کے نام و پتا جات بتائیں؟

(ج) یہ سڑکات کن کن افسران کی زیر نگرانی مکمل کی جارہی ہیں؟

(د) اس شہر کی حدود میں کون کون سی سڑک تعمیر / مرمت طلب ہے؟

(ہ) ان کی تعمیر / مرمت کب تک ہوگی؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سیالکوٹ شہر میں اس وقت درج ذیل سڑکوں کی تعمیر کی جارہی ہے:۔

نمبر شمار	سڑک کا نام	کل لمبائی	تخمینہ لاگت ملین روپے
1	بحالی وامپروومنٹ سڑک از سیالکوٹ ایمن آباد تا دگل	1.0کلومیٹر	2.682
2	تعمیر واپ گریڈیشن ریلوے روڈ از ریلوے کراسنگ تا خواجہ صفدر برج	1.37کلومیٹر	47.186
3	ریپئیر / ری سرفیسنگ ڈیفنس روڈ کشمیر روڈ	6.48کلومیٹر	42.887
4	تعمیر پل خادم علی روڈ نزد سبزی منڈی	-	1.631
5	تعمیر پل کشمیر روڈ نزد میگ ٹاؤن	-	10.659
6	وائڈننگ سڑک از زہرہ ہسپتال تا مظفر پور ریلوے کراسنگ	0.35کلومیٹر	13.946
7	وائڈننگ سڑک از پل ایک تا گلشن اقبال پارک	-	96.496
8	تعمیر سڑک از سمبڑیال ڈرائی پورٹ تا دھانانوالی	0.61کلومیٹر	6.483

سیریل نمبر7اور8پر کام جاری ہے یہ دو سکیمیں مارچ2012تک مکمل ہو جائیں گی، باقی چھ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔
سیالکوٹ شہر میں جن سڑکوں کی مرمت کی جارہی ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سیریل نمبر12پر سڑک کا کام بقیہ فنڈز ملنے پر مکمل ہو جائے گا، باقی پندرہ سڑکوں کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) درج بالا سڑکوں کی تعمیر ومرمت کرنے والے ٹھیکداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	تعمیر ومرمت کرنے والے ٹھیکداروں کی تفصیل
1	میسرز بھلی اینڈ گورنمنٹ کنٹریکٹرز فیصل ٹاؤن، ڈی بلاک سٹریٹ نمبر12، جوہر پل، لاہور کینٹ
2	میسرز ایم ایف کریم کنسٹرکشن کمپنی، گورنمنٹ کنٹریکٹر جی ٹی روڈ، مرید کے نزد رحمان سلک ملز
3	میسرز شفیق اینڈ کو، گورنمنٹ کنٹریکٹر گاؤں تلو والی، ڈاکخانہ سیان تحصیل ڈسکہ
4	میسرز داؤد چودھری گورنمنٹ کنٹریکٹر محلہ ککے عنایت پورہ، پسرور
5	میسرز تنویر کامران گورنمنٹ کنٹریکٹرالشفاء میڈیکل لمپلیکس، سول ہسپتال روڈ، پسرور
6	سلام الدین گورنمنٹ کنٹریکٹر الشفا میڈیکل لمپلیکس، سول ہسپتال روڈ، پسرور
7	میسرز جاوید کنسٹرکشن گورنمنٹ کنٹریکٹر، رہائش گئو شالہ روڈ، سیالکوٹ
8	میسرز ارشد محمود گورنمنٹ کنٹریکٹر گاؤں کمانوالہ تحصیل و ضلع سیالکوٹ
9	میسرز باجوہ اینڈ کمپنی گورنمنٹ کنٹریکٹر دوبرجی ملیاں ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ
10	میسرز ظہیر اینڈ گورنمنٹ کنٹریکٹر، ستراہ سندوالہ تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ

(ج) یہ سڑکیں درج ذیل افسران کی زیر نگرانی مکمل کی جارہی ہیں۔

1 راجہ لہراسب خان، ڈسٹرکٹ آفیسر (روڈ) پسرور سیالکوٹ
2 جہانزیب خاں، ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (روڈ) پسرور سیالکوٹ
3 غلام مرتضیٰ، ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (روڈ) ڈسکہ
4 بقاء اللہ، اسد طفیل، شاہ زیب، رانا جاوید، اقبال، محمد طفیل، اور طالب علی سب انجینئرز، سیالکوٹ، ڈسکہ، پسرور

(د) سیالکوٹ شہر کی درج ذیل سڑکیں تعمیر طلب ہیں۔

1 پسرور قلعہ کالروالہ روڈ
2 قلعہ کالروالہ تابی آر بی نہر مانگا پل روڈ
3 کچہری روڈ، سیالکوٹ پسرور، روڈ کھوکھراں والا چوک
4 ٹھٹہ تا ڈھوڈا گاؤں
5 شاہ ملوک تا لال مسجد اہلحدیث روڈ
6 بڈیانہ تا جاروہ، براستہ بھاگووال معراجکے
7 کھیوہ باجوہ تا کلاسوالہ (بقیہ پورشن)
8 سوداگر پور، روڈ

9 مین نارووال روڈتا شمشیر پور

10 منڈھاراجباہ تاسوداگرپور

11 ویروالہ تاجانڈی والاروڈ

12 پل ہنراپرچناب سمبڑیال تاہیڈمرالا

13 ورکس کالونیستراہ تانواں پنڈکلیر سوہاوہ تاسوہارہ، پرانارتہ باجوہ تاشرق پور، جسووالی بن، ادوفتح محلہ مشرقی تاپل ڈیک

14 کلوئےلنگاہ تارڑکی کلاں بکھڑیوالی تاسیالکوٹ پھلورہ روڈ

15 ڈسکہ پسروررروڈ(یوسف پلازہ)تارستم روڈ،ڈسکہ سٹی

سیالکوٹ شہر میں درج ذیل سڑکیں مرمت طلب ہیں:۔

1 ڈسکہ پسروررروڈتارندھاوالویرے

2 پسروررروڈتارندھاوالویرے

3 پسرور،تاسوہادہ سورنگیاں

4 سترہ پسرور،روڈتاہرڑ

5 چھچھروالی تاعاقی ماچھی

6 سیالکوٹ مرالہ روڈتاپڑوپی آرائیاں براستہ کالاکھامبرہ

7 مرالہ تاچپراڑ،روڈ

8 اڈہ کپوروالی تاکالا گھمنان روڈ

9 ریلوے کراسنگ بیگووالاتاگاؤں بیگووالا

10 سوکن ونڈتارتانہ جیٹھول بندروڈ

11 معراجکے تالدھاکنگ روڈ

12 گلوٹیاں موڑتاگلوٹاں خوردچوک

13 جیٹھیکے تاکوٹ وینہ براستہ کوٹھاچشتیاں

14 جیٹھیکے تاسارانکے

15 کھمبے تاحمیدپور نزدچونڈہ

16 عنایت شاہ میموریل ہسپتال تاپلکھونالہ ڈھوڈووال

17 ڈسکہ سمبڑیال تاگورنمنٹ ڈگری کالج نیوکیمپس

18 ڈسکہ سمبڑیال روڈتاتحصیل ہیڈکواٹرہسپتال

19 سمبڑیال موڑتاائرپورٹ

(ہ) فنڈکی فراہمی پران سڑکوں کی تعمیرومرمت کردی جائے گی۔

راولپنڈی ڈویژن میں ٹرانسپورٹ سے چونگی ودیگرٹیکسزکی وصولی کی تفصیل

*4764:انجینئر قمرالاسلام راجہ :کیاوزیرلوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قاضیاں بیول روڈ، ضلع راولپنڈی پر چلنے والی ٹرانسپورٹ سے چونگی یا کسی اور نوعیت کا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے، اگر درست ہے تو اس ٹیکس کی نوعیت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) اس ٹیکس کی شرح کیا ہے اور راولپنڈی ڈویژن میں اور کتنے مقامات پر یہ ٹیکس وصول کیا جارہا ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلعی حکومت راولپنڈی یہ رقم اڈہ فیس کی مد میں روڈ پر وصول کرتی تھی، اس کے بعد بس سٹینڈ پر ان گاڑیوں سے کوئی فیس وصول نہ کی جاتی تھی تاہم حکومت کی ہدایات پر اس عمل کو مورخہ 14.12.2011 سے روک دیا گیا ہے اور اب یہ فیس صرف جنرل بس سٹینڈ پر وصول کی جارہی ہے۔

(ب) ضلع چکوال

ضلع چکوال میں کسی بھی سڑک پر ٹرانسپورٹ سے چونگی یا دیگر نوعیت کا کوئی اور ٹیکس وصول نہ کیا جا رہا ہے۔

ضلع جہلم

ضلع جہلم میں کسی بھی سڑک پر ٹرانسپورٹ سے چونگی یا دیگر نوعیت کا کوئی اور ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا ہے۔

ضلع اٹک

ضلع اٹک میں کسی بھی سڑک پر ٹرانسپورٹ سے چونگی یا دیگر نوعیت کا کوئی اور ٹیکس وصول نہ کیا جا رہا ہے۔

لاہور۔کیمیکل فیکٹری کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا مسئلہ

*4827: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سٹریٹ نمبر 5 ملی روڈ گلبرگ میں کیمیکل کی فیکٹری V-Brother کے نام سے قائم ہے؟

(ب) کیا حکومت اس کیمیکل فیکٹری کو یہاں سے کمرشل ایریا میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔ سٹریٹ نمبر 5 سکندر ملی روڈ پر V-Brother کے نام سے فیکٹری موجود نہ ہے۔ وہاں صرف اس فیکٹری کا آفس تھا جو کہ پہلے ہی انارکلی شفٹ ہو چکا ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر وضاحت بیان کی گئی ہے سکندر ملی روڈ پر V-Brother کے نام سے فیکٹری موجود نہ ہے۔ وہاں صرف اس فیکٹری کا آفس تھا جو کہ پہلے ہی انارکلی شفٹ ہو چکا ہے۔

پی پی۔65 فیصل آباد۔ترقیاتی کاموں سے متعلقہ تفصیلات

*4856: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔65 فیصل آباد میں یکم جنوری 2007 سے اب تک کتنی گلیوں میں سولنگ و نالیوں کی سکیمیں شروع کی گئیں اب تک ہر یونین کونسل و محلہ کی مکمل اور نامکمل سکیموں اور ان پر آنے والی لاگت کی الگ الگ تفصیلات بتائی جائیں نیز یہ بھی بتایا جائے کہ ان سکیموں پر کس مد سے گرانٹ خرچ ہوئی؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی سڑکیں کہاں کہاں تعمیر کی گئیں، تعمیر ہونے والی سڑکوں کی کل لمبائی کیا ہے اور ان سڑکوں کی تکمیل پر خرچ ہونے والی گرانٹ کس مد سے ادا کی گئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔65 فیصل آباد، مدینہ ٹاؤن، جناح ٹاؤن اور لائل پور ٹاؤنز پر مشتمل ہے۔ اس حلقہ میں یکم جنوری 2007 سے اب تک گلیوں میں سولنگ اور نالیوں کی تعداد اور اُن پر آنے والی لاگت کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس حلقہ میں سڑکوں کی تعمیر اور اخراجات کی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹی ایم اے عارف والا کے لئے فائر بریگیڈ کی گاڑی خریدنے کا مسئلہ

*4970: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے عارف والا (پاکپتن) کے پاس فائر بریگیڈ کی گاڑی تقریباً تیس سال پرانی ہے؟

(ب) کیا محکمہ ٹی ایم اے عارف والا کے لئے نئی گاڑی خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے عارف والا کی فائر بریگیڈ گاڑی تقریباً تیس سال پرانی ہے۔ مگر یہ اچھی حالت میں کام کر رہی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ تحصیل عارف والا میں پنجاب ایمر جنسی سروس (ریسکیو۔1122) لانچ ہو رہی ہے لہذا ٹی ایم اے عارف والا مزید گاڑی خریدنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

بہاولنگر شہر کی صورتحال کی تفصیلات

*5190: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولنگر شہر کی تمام اندرونی سڑکات اکھاڑ دی گئی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت شہر کی سڑکات کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میگا پراجیکٹس واٹر سپلائی اور سیوریج کے لئے بہاولنگر شہر میں مختلف سڑکوں پر کام جاری ہے۔ جیسے جیسے کام مکمل ہوتا جا رہا ہے سڑکوں کی بحالی کا کام بھی ساتھ ساتھ مکمل ہو رہا ہے۔

(ب) جز (الف) میں وضاحت کر دی گئی ہے علاوہ ازیں بہاولنگر شہر میں محکمہ شاہرات کی مندرجہ ذیل دو بڑی سکیمیں زیر تعمیر ہیں:

(1) کشادگی و بہتری بہاولنگر تا ہارون آباد (گروپ I) لمبائی 13 کلو میٹر:

جس میں4کلو میٹر شہر کی مین سڑک ہے جس پر کارپٹ کا کام مکمل ہے اور ساڑھے چار کلو میٹر شہر کی اندرونی سڑکات ہیں۔ جن سڑکات پر سیوریج کا کام مکمل ہو گیا ہے وہ کارپٹ ہو چکی ہیں اس سال ADP میں سکیم کے فنڈز کی allocation صرف10.00(M)رکھی گئی ہے۔ جو کہ سکیم مکمل کرنے کے لئے ناکافی ہے۔

(2) کشادگی و بہتری بہاولنگر تا حاصل پور (گروپ IV)لمبائی18کلو میٹر:

جس میں 4.5 کلو میٹر شہر کی مین سڑک ہے اور 8 کلو میٹر شہر کی اندرونی سڑکات شامل ہیں۔ جس میں4.5کلو میٹر مین سڑک کارپٹ ہو چکی ہے اور بقیہ اندرونی سڑکات میں سے کچھ مکمل ہو چکی ہیں۔ باقی سڑکات پر کام جاری ہے جو کہ مکمل فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر دی جائیں گی۔

تحصیل بہاولنگر میں صفائی کے انتظامات کروانے کی تفصیلات

*5191: محترمہ ثمینہ نوید(ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بہاولنگر میں ٹی ایم اے آفس میں عملہ صفائی کی تعداد سکیل وار کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل بہاولنگر میں ٹی ایم اے کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے پورا شہر صفائی سے محروم ہے اور جگہ جگہ کوڑے کے ڈھیر پڑے ہیں؟

(ج) کیا حکومت شہر میں صفائی کے انتظامات باقاعدگی سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایم اے بہاولنگر آفس میں عملہ صفائی کی تعداد سکیل وار درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	عہدہ	سکیل نمبر	تعداد
1	چیف سینٹری انسپکٹر	11	1
2	اسسٹنٹ سینٹری انسپکٹر	6	3
3	سینی ٹیشن پروموٹرز	6	2
4	سینٹری سپروائز	5	8
5	آپریٹر ڈسپوزل	4	4
6	عملہ سینٹری ورکر ریگولر	1	158
7	ٹریکٹر ڈرائیور	5	3
8	سینٹری ورکرز ڈیلی ویجز	–	75

کل عملہ صفائی329

(ب) عملہ سینی ٹیشن اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے روزانہ صفائی کرتا ہے جبکہ ضلعی انتظامیہ کی طرف سے تعینات کئے گئے مانیٹرنگ آفیسرز روزانہ باقاعدگی سے عملہ صفائی کو چیک کرتے ہیں۔ وسائل کے مطابق روزانہ شہر سے کوڑا کرکٹ اُٹھایا جاتا ہے۔ شہر میں کوڑے کے ڈھیروں کی موجودگی کی بات درست نہ ہے۔ تاہم وسائل کی کمی کی وجہ سے مسائل کا سامنا ضرور ہے۔ شہر کی آبادی بڑھ چکی ہے جبکہ عملہ صفائی کی تعداد کم ہے اس کے باوجود صفائی کی بہتری پر بھرپور توجہ دی جارہی ہے۔

(ج) حکومت کی جانب سے صفائی کے انتظامات پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت کی ہدایت پر عوام الناس کی صفائی سے متعلق شکایات کے ازالہ کے لئے ہمہ وقت ایک شکایات سیل ٹی ایم اے میں قائم کر دیا گیا ہے جو کہ روزانہ کی بنیاد پر عوامی شکایات کے ازالہ کے لئے کوشاں ہے۔ مزید برآں PMDFC کے تعاون سے -/8,50,00,000 روپے میں ایک سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پروگرام کے تحت لینڈ فل سائٹ کا میگا پراجیکٹ شروع کیا جارہا ہے جس پر رواں ماہ سے کام شروع ہو جائے گا۔ جس کے لئے ٹی ایم اے نے شہر سے 12 کلومیٹر کی دُوری پر 9 ایکڑ پر مشتمل اراضی -/26,64,000 روپے میں خرید کی ہے۔ اس منصوبہ سے شہر کی صفائی کی صورتحال مزید بہتر ہو جائے گی اور اس منصوبہ کے تحت شہر میں مختلف مقامات پر کنٹینرز نصب کئے جائیں گے جن سے کوڑا کرکٹ اُٹھا کر شہر سے دُور خرید کی گئی اراضی میں ٹیکنیکل طریقے سے تلف کیا جائے گا۔

فیصل آباد-فائر بریگیڈ ہاؤس کی از سر نو تعمیر کی تفصیلات

*5194: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فائر بریگیڈ ہاؤس اور اس سے ملحقہ سرونٹ کوارٹر فیصل آباد کی عمارات کب تعمیر کی گئی تھیں ان کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) ان عمارات کی مرمت پر سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم سالانہ خرچ کی گئی؟

(ج) اس وقت ان عمارات کی حالت کیسی ہے؟

(د) اگر یہ عمارات مخدوش حالت میں ہیں تو ان کو گرا کر کب تک حکومت از سر نو تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فائر بریگیڈ ہاؤس اور اس سے ملحقہ سرونٹ کوارٹر فیصل آباد کی عمارات 1928 میں تعمیر کی گئیں جن کا ریکارڈ ضلعی حکومت کے پاس دستیاب نہ ہے۔

(ب) ان عمارات کی مرمت پر سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ج) یہ عمارات اس وقت انتہائی خستہ حال اور قابل مرمت ہیں۔

(د) فائر بریگیڈ ہاؤس اور اس سے ملحقہ سرونٹ کوارٹر کی عمارت مخدوش حالت میں ہے۔ اس کی نئی تعمیر کے لئے تخمینہ مرتب ہو چکا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے نیز بولے دی جھگی فائر بریگیڈ اور ستیانہ روڈ فائر بریگیڈ کی عمارت کی مرمت کا تخمینہ بھی مرتب ہو چکا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

فیصل آباد: فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5195: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد فائر بریگیڈ کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں یہ کس کس قسم کی ہیں، گاڑیاں کب خرید کی گئی تھیں، یہ کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں؟

(ب) ان گاڑیوں کی سالانہ مرمت بابت سال 09۔2008 اور 10۔2009 کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی گاڑیاں خراب اور اس کے لئے مزید کتنی درکار ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ فائر بریگیڈ کے لئے مزید اور جدید سہولیات سے آراستہ گاڑیاں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فیصل آباد فائر بریگیڈ کے پاس ٹوٹل بیس فائر بریگیڈ گاڑیاں ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان گاڑیوں کی مرمت پر سال09-2008 کے دوران -/1,96,325روپے اور سال 2009-10 کے دوران -/7,19,571روپے خرچ ہوئے۔

(ج) 10 فائر بریگیڈ گاڑیاں خراب ہیں جن میں سے 4 قابل مرمت جبکہ 6 گاڑیاں ناکارہ ہیں۔مزید تفصیل جز(د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جون 2007 سے فیصل آباد میں ریسکیو 1122 کی سروس قائم ہو چکی ہے جن کے پاس آگ بجھانے کی جدید گاڑیاں، سامان اور تربیت یافتہ عملہ موجود ہے اور وہ آگ کے حادثات کو بہتر طریقے سے کنٹرول کر سکتے ہیں۔

چونیاں، ٹی ایم اے میں کروڑوں کے غبن کی تفصیلات

*5244: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ کمیشن پنجاب نے اپنے حالیہ اجلاس میں ٹی ایم اے چونیاں کو ہدایت کی ہے کہ لوکل فنڈ کے سپیشل آڈٹ کے نتیجے میں کروڑوں روپے کے غبن کی رقوم کی ریکوری کر کے ایک ماہ کے اندر رپورٹ پیش کرے اس رقم کا کل میزانیہ کتنا ہے اور کیا ٹی ایم اے چونیاں نے مقررہ معیاد کے اندر رپورٹ پیش کر دی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

یہ درست نہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ کمیشن پنجاب نے اپنے حالیہ اجلاس میں ٹی ایم اے چونیاں کو ہدایت کی ہے کہ لوکل فنڈ کے سپیشل آڈٹ کے نتیجے میں کروڑوں روپے کے غبن کی رقوم کی ریکوری کر کے ایک ماہ کے اندر رپورٹ پیش کرے۔

مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ تمام ٹی ایم ایز کا لوکل فنڈ نے سپیشل آڈٹ کیا تھا جس میں ٹی ایم اے چونیاں بھی شامل تھی۔اس آڈٹ کی رپورٹ موصول ہونے پر مورخہ 4-08-2008 کو پنجاب لوکل گورنمنٹ کمیشن کا اجلاس ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ پہلے مرحلہ میں 200 ملین سے زائد والے کیسوں پر کمیشن میں انکوائری شروع کی جائے لہذا ان کیسوں کی کمیشن نے انکوائری شروع کر دی۔بعد ازاں مورخہ 10-12-2010 کو ہونے والے کمیشن کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ تمام کیسوں کو محکمہ انٹی کرپشن کو برائے

انکوائری ومزید کارروائی بھجوادیا جائے اس فیصلہ کی روشنی میں تمام آڈٹ رپورٹس محکمہ انٹی کرپشن کو برائے انکوائری وکارروائی بھجوادی گئیں۔

دریں اثناء تحصیل ناظم چونیاں کے خلاف ایک درخواست برائے انکوائری لوکل گورنمنٹ کمیشن میں موصول ہوئی۔ جس پر کمیشن کے فیصلہ پر جناب اعجاز محمود مہاروی، ممبر پی ایل جی سی نے انکوائری کرکے اپنی رپورٹ کمیشن میں پیش کی۔ اس رپورٹ کی روشنی میں لوکل گورنمنٹ کمیشن نے متعلقہ ٹھیکیدار سے مبلغ-/42375روپے کی وصولی کا حکم دیا تھا جو کہ تحصیل میونسپل آفیسر، ٹی ایم اے چونیاں کی رپورٹ کے مطابق وصول کرکے خزانہ سرکار میں جمع کروادیئے گئے ہیں جس کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان، گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کی عمارت کو خطرناک قرار دینے کی تفصیلات

*5261: میاں شفیع محمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول فتح پور کمال تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان کی عمارت کو استعمال کے لئے خطرناک قرار دے دیا گیا ہے؟

(ب) کیا بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے پاس تعمیر شدہ عمارت کے قابل استعمال رہنے کی میعاد کا کوئی معیار ہے اگر ہاں تو کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت کو مقررہ میعاد سے پہلے خطرناک قرار دے دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ذمہ دار افراد کے خلاف قانونی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ بلڈنگ رحیم یار خان نے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول فتح پور کمال تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان کی عمارت کو خطرناک قرار نہیں دیا۔

(ب) اگر بلڈنگ کی مرمت باقاعدگی سے ہوتی رہے تو جو بلڈنگ T.Ironاور گارڈر سے تیار کی جاتی ہے اس کی میعاد 25سال اور جو بلڈنگ R.C.Cسے تیار کی جاتی ہے اس کی میعاد

50سال تک مانی جاتی ہے۔مذکورہ عمارت کو محکمہ ہذا نے خطرناک قرار نہیں دیااور مذکورہ بالاعمارت کابلڈنگ ڈیپارٹمنٹ رحیم یار خان نے سروے کیاہےاوراس عمارت کااسٹیمیٹ بناکرڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (سیکنڈری)رحیم یار خان کو بروئے چٹھی نمبری 3855 مورخہ 5-4-2010کو بھیجا تھاتاکہ اس پر مزید کارروائی کی جاسکے۔ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (سیکنڈری)رحیم یار خان کی رپورٹ کے مطابق فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ منصوبہ زیرالتواء رکھاگیاہے۔

(ج) جز(الف)میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ محکمہ بلڈنگ رحیم یار خان نے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول فتح پور کمال تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان کی عمارت کو خطرناک قرار نہیں دیا۔

شیخوپورہ شہر کی اہم سڑک ''کالج روڈ'' کی تعمیر کی تفصیلات

*5283:**ملک محمد عامر ڈوگر**: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ شیخوپورہ شہر کی اہم سڑک "کالج روڈ"تعمیر ہورہی ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کے لئے نکاسی آب کا کوئی بندوبست نہیں کیاجارہاجس سے سڑک تعمیر ہونے سے قبل ہی گندے پانی سے بھری رہتی ہے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شیخوپورہ کے سامنے سیوریج کانظام درہم برہم ہے جس سے ہزاروں بچیوں کو مشکلات کاسامنا ہے؟

(د) کیاحکومت مذکورہ بالامسئلے کو فوری حل کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سڑک "کالج روڈ"تعمیر ہوچکی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔چونکہ اس سڑک پر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے سیورلائن پہلے سے ڈالی ہوئی ہےاور بارش کے پانی کے نکاس کے لئے سڑک کے ساتھ ہودیوں کی تعمیر ڈسٹرکٹ آفیسر (سڑکات) نے کروادی ہے تاکہ برساتی پانی کانکاس ہودیوں کے ذریعہ ممکن ہوسکےاور سڑک متاثر نہ ہو۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔بلکہ وہاں کا سیوریج سسٹم احسن طریقہ سے کام کر رہاہے اور کسی قسم کا مسئلہ درپیش نہ ہے۔

(د) سڑک کی تعمیر کا کام مکمل ہونے کے ساتھ ہی مسئلہ بھی حل ہو چکا ہے۔

سپیشل مجسٹریٹ (کارپوریشن) کے ریڈر کا سکیل و دیگر تفصیلات

*5293: میاں شفیع محمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سپیشل مجسٹریٹ (برائے کارپوریشن) کا ریڈر کس سکیل کا ملازم ہوتا ہے؟

(ب) کیا (ریڈر) اہلمد دکانداروں کا چالان کرنے کا اختیار رکھتا ہے، اہلکار مذکور کے فرائض بارے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) آج تک اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے پر اگر کسی ریڈر کو سزا دی گئی تو تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ضلع لاہور کے کارپوریشن ٹاؤنز میں تعینات ریڈرز کی تعداد کتنی ہے لسٹ فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سپیشل مجسٹریٹ برائے کارپوریشن کا ریڈر پہلے سکیل 5 کا ملازم ہوتا تھا جو کہ اب پوسٹ اپ گریڈ ہونے کی وجہ سے سکیل 7 کا ملازم ہے۔

(ب) ریڈر و اہلمد عدالت دکانداروں کا چالان کرنے کا اختیار نہ رکھتے ہیں۔اہلمد متعلقہ ٹاؤن کی جانب سے کیے گئے چالان وصول کرتا ہے اور متعلقہ ریڈران چالانوں کو عدالت میں پیش کرتا ہے۔ عدالت کے حکم کے مطابق جرمانہ کی رقم متعلقہ بنک میں داخل کرواتا ہے اور ریکارڈ مرتب کرتا ہے۔

(ج) ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے جونہی کوئی ایسی شکایت موصول ہوئی اس پر حسب ضابطہ کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) ضلع لاہور کے ٹاؤنز میں مندرجہ ذیل ریڈرز تعینات ہیں۔

نمبر شمار	ٹاؤن	نام ریڈر
1	راوی ٹاؤن	عاصم زیدی
2	داتا گنج بخش ٹاؤن	عمران
3	شالامار ٹاؤن	محرم علی

4	عزیز بھٹی ٹاؤن	اقبال بٹ
5	اقبال ٹاؤن	رانا سعید
6	گلبرگ ٹاؤن	اعجاز گیلانی
7	نشتر ٹاؤن	اللہ رکھا
8	سمن آباد ٹاؤن	منور
9	واہگہ ٹاؤن	عابد

ضلع رحیم یار خان کی سڑکوں کی تفصیلات

*5450: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان 09۔2008 اور 10۔2009 میں نئی سڑکوں کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے کلو میٹر روڈز تعمیر کی گئیں، ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ ضلع کی کتنی سڑکیں ایسی ہیں جو مطلوبہ عرصہ میں مکمل نہ کی گئی ہیں ان کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(د) کتنی سڑکیں ایسی ہیں جو فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے نامکمل پڑی ہیں اس کی وجوہات سے بھی آگاہ کریں؟

(ہ) مذکورہ تمام سڑکیں کب تک مکمل ہو جائیں گی ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال 09-2008 اور 10-2009 میں بالترتیب 177.139 ملین روپے اور 186.130 ملین روپے نئی سڑکوں کے لئے مختص کئے گئے۔

(ب) مذکورہ عرصے میں 158.32 کلو میٹر سڑکیں تعمیر کی گئیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ضلع کی 12 عدد سڑکیں مقررہ مدت میں مکمل نہ ہو سکیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) –Nil–

(ہ) دو سڑکوں کے علاوہ تمام سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں جو دو نامکمل ہیں وہ 31-05-2012 تک مکمل ہو جائیں گی۔

بچوں کی پیدائش کے اندراج کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*5497: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بچوں کی پیدائش کے اندراج کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بچوں کے پیدائش سرٹیفکیٹ کے اندراج سے پہلے پٹواری سے ریکارڈ چیک کروایا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی تصدیق ڈی ڈی او(آر) کرے گا اور پھر یونین کونسل میں بچے کی پیدائش کا اندراج ہو سکے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بچوں کی پیدائش کا اندراج متعلقہ یونین کونسل میں پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے سیکشن (d)76 کے تحت کیا جاتا ہے۔ کنبے کا سربراہ یا گھر کا کوئی فرد ساٹھ یوم کے اندر متعلقہ یونین کونسل میں پیدائش کا اندراج کرا سکتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ بچوں کے پیدائش سرٹیفکیٹ کے اندراج سے پہلے پٹواری سے ریکارڈ چیک نہیں کروایا جاتا تاہم لیٹ اندراج کی صورت میں متعلقہ محکمہ جات سے تصدیق کے بعد اندراج کیا جاتا ہے۔

(ج) تاخیر سے کروائے جانے والے اندراج کا طریق کار محکمہ صحت کی جانب سے مقرر کیا گیا ہے جس میں عمر کے صحیح تعین کرنے اور غلط بیانی کی بنیاد پر غلط عمر درج کرانے کے امکان کو روکنے کی اہمیت کو مدّنظر رکھا گیا ہے جیسا کہ جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے۔

پیدائش کے اندراج میں مشکلات کی تفصیلات

*5499: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جو گورنمنٹ نے پیدائش کے اندراج کا طریق کار اختیار کیا ہے وہ بہت مشکل ہے جو ہر غریب آدمی کے کروانے کے بس کی بات نہیں ؟

(ب) کیا گورنمنٹ نے یہ طریق کار لوگوں کی سہولت کے لئے اختیار کیا ہے تو اتنا مشکل کیوں ؟

(ج) کیا گورنمنٹ اس مشکل ترین طریق کار پیدائش کے اندراج کو بدلنا چاہتی ہے تو کب تک ،اگر نہیں بدلنا چاہتی تو کیوں ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت بنائے گئے بائی لاز کے مطابق یہ گھر کے سربراہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ 60دن کے اندر پیدائش کی اطلاع متعلقہ یونین کونسل میں دے جس پر یونین کونسل رجسٹر پیدائش میں اس کا اندراج کرے گی۔پیدائش کی اطلاع اور اندراج کا طریق کار متعلقہ یونین ایڈمنسٹریشن کے بائی لاز میں درج ہوتا ہے جس کے مطابق پیدائش کا اندراج بغیر فیس کے کیا جاتا ہے البتہ کمپیوٹرائزڈ سرٹیفکیٹ پر نادرہ کی فیس مبلغ -/100روپے وصول کی جاتی ہے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے۔مقررہ مدت کے اندر پیدائش کے اندراج کا طریقہ نہایت آسان ہے تاہم اندراج کرانے میں تاخیر کی صورت میں متعلقہ محکمہ جات سے تصدیق قانونی طور پر ضروری ہے۔

(ج) حکومت پنجاب اس طریق کار کو بدلنے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ جیسا جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے یہ طریقہ نہایت آسان ہے۔

دینہ شہر ضلع جہلم میں نکاسی آب کی تفصیلات

*5523:جناب محمد فیاض:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) دینہ شہر ضلع جہلم میں نکاسی آب کا نظام کب قائم کیا گیا؟

(ب) گزشتہ پانچ سال کے دوران دینہ شہر میں نکاسی آب کی کون کون سی سکیمیں مکمل کی ہیں؟

(ج) کیا حکومت دینہ شہر کی اضافی آبادیوں کے لئے واٹر سپلائی کے منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) دینہ شہر میں نکاسی آب کا نظام 90-1989 میں قائم ہوا۔

(ب) ٹی ایم اے دینہ اور محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کوئی نکاسی آب کی سکیم شروع نہ کی ہے۔

(ج) دینہ شہر کی اضافی آبادیوں کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے 2009 میں دو نئے واٹر سپلائی کے منصوبہ جات شروع کئے جن پر 30 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور یہ منصوبہ جات 2013 تک مکمل ہو جائیں گے۔اضافی آبادیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1 محلہ مقتیاں
2 حاجی محلہ
3 قائداعظم ٹاؤن
4 ٹھیکریاں
5 اقبال ٹاؤن

جہلم،دینہ شہر میں ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5524: جناب محمد فیاض: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) دینہ شہر ضلع جہلم میں فراہمی آب کے لئے کتنے ٹیوب ویل نصب ہیں، ان میں سے کتنے خراب اور کتنے چالو حالت میں ہیں؟

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں دینہ شہر میں کتنے ٹیوب ویلز اور کتنی لمبی پائپ لائن بچھائی گئی؟

(ج) دینہ شہر کی اضافی آبادیوں کے لئے فراہمی آب کے لئے حکومت کیا منصوبہ بندی کر رہی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پانچ عدد ٹیوب ویلز نصب ہیں اور سب چالو حالت میں ہیں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مزید ایک ٹیوب ویل نصب کیا گیا اور 2100 فٹ پائپ بچھایا گیا۔

(ج) دینہ شہر کی اضافی آبادیوں کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے 2009 میں دو نئے فراہمی آب کے منصوبہ جات شروع کئے جن پر 30 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور یہ منصوبہ جات 2013 تک مکمل ہو جائیں گے۔اضافی آبادیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1 محلہ مقتیاں
2 حاجی محلہ
3 قائد اعظم ٹاؤن
4 ٹھیکریاں
5 اقبال ٹاؤن

تعزیت

عالم اسلام کی پہلی منتخب وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کی چوتھی برسی پر اُن کے لئے دعائے مغفرت

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! آج محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی چوتھی برسی کا دن ہے تو میری گزارش ہے کہ عالم اسلام کی پہلی منتخب وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کے لئے اس معزز ایوان میں فاتحہ خوانی کروائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی عددی حوالے سے پاکستان کا سب سے بڑا جمہوری ایوان ہے۔ آج کا دن پاکستان کی تاریخ کا سیاہ ترین دن ہے جس دن دختر مشرق محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) نے مظلوموں کے لئے، غریبوں کے لئے، پسے ہوئے طبقات کے لئے اور اس ملک میں جمہوریت کے استحکام کے لئے 27۔دسمبر کو لیاقت باغ راولپنڈی میں اپنی جان دی۔ میں محترمہ شہید کے Charter of Democracy کو سلام پیش کرتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ساتھ میاں محمد نواز شریف صاحب کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس ملک میں جمہوریت کے استحکام کے لئے محترمہ شہید کا دل و جان سے ساتھ دیا۔ میں اُن تمام قوتوں کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ میں اُن شہیدوں کو بھی یاد کرتا ہوں جو 27۔دسمبر کو لیاقت باغ راولپنڈی میں شہید جمہوریت کے اُس قافلے کے ساتھ شہید ہوئے جو ملک میں انسانی حقوق کی بحالی اور اس ملک کو قائد اعظم کے پاکستان کی تصویر بنانے کے لئے سرگرداں تھے لیکن ہم نے اس ملک میں جمہوریت کو فروغ نہیں دیا جس کی وجہ سے اس ملک میں جمہوریت کے خلاف خطرات منڈلا رہے ہیں۔ میں شکر گزار ہوں کہ کل بھی اور اس سے پہلے چودھری شوکت محمود بسراء صاحب کی قرارداد کو

متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس عظیم ہستی نے 27۔دسمبر کو جمہوریت کے استحکام کے لئے شہادت نوش کی تو آپ انہیں خراج تحسین پیش کرنے کے لئے اس معزز ایوان میں بحث کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے بھائی جناب پرویز رفیق نے محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کی برسی کے موقع پر انہیں خراج تحسین پیش کرنے کی جو بات کی ہے تو اُس میں تو یہ پورا ہاؤس شامل ہے اور آپ کے علم میں ہے کہ کل ہمارے دوست اس پر قرارداد لے کر آئے تھے تو اُس قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ باقی پرویز رفیق صاحب نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے ہمیں اُن سے کوئی انکار نہیں لیکن ہمارے بھائی Charter of Democracy کو صرف سلام ہی نہ پیش کرتے رہیں، یہ چار سال سے اُس کو سلام کئے جا رہے ہیں اور اسی وجہ سے establishment کو یہ تمام حرکتیں اور تمام حربے استعمال کرنے کی جرات ہو رہی ہے جن کا میرے اس بھائی نے ذکر کیا ہے اگر یہ اُس کو سلام کرنے کے ساتھ ساتھ اُس پر عمل بھی کر لیتے تو شاید آج ہمیں ان ساری چیزوں کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ ان سے میری یہی گزارش ہے کہ اُس کو دور سے صرف سلام ہی نہ کریں اُس پر عمل بھی کریں۔

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب سپیکر! Charter of Democracy کی spirit کو دیکھنے کی ضرورت ہے اس لئے میں جناب لاء منسٹر کی توجہ دلاؤں گا۔ Charter of Democracy کی spirit یہ ہے کہ ملک کے اندر تمام اداروں کے اندر پارلیمنٹ کی supremacy کو برقرار رکھنے کے لئے تگ و دو کی جائے گی اور باقی اس کی definitions کے اندر آتا ہے۔ ہمارے محترم لاء منسٹر اگر Charter of Democracy کی spirit کو جانتے ہیں تو پھر ان کو میمو سکینڈل کے حوالے سے پارلیمنٹ کی کمیٹی کے سپرد کرنے کی بجائے سپریم کورٹ میں نہیں جانا چاہئے تھا کیونکہ Constitution کہتا ہے کہ Parliament is a supreme institution.

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! اب آپ کسی اور طرف جا رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ (قطع کلامیاں)

آپ اللہ کے فضل وکرم سے صبح سے لے کر اب تک بہت دفع کھڑے ہو چکے ہیں۔ میری بات سُنیں۔ یہ ہاؤس صرف میرا اور آپ دونوں کا نہیں ہے اس ہاؤس پر دوسروں کا بھی حق ہے اور آپ اُن کا حق تلف کروانا چاہتے ہیں؟ اس لئے اب میں نے تحاریک استحقاق کا کہہ دیا ہے۔ جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اس ایوان کے اندر قانون کے مطابق مختلف محکموں کی رپورٹیں پیش کی جاتی ہیں اور Rules of Procedure کے Section(1)(2)133 کے مطابق سپیکر صاحب اس پر بحث کے لئے وقت اور تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ آج چار سال گزرنے کے باوجود جتنے بھی محکموں کی رپورٹیں پیش ہوئی ہیں ان کے اوپر کوئی بھی دن بحث کے لئے مقرر نہیں کیا گیا۔ اس کی یاددہانی کے لئے جب میں نے تحریک پیش کی تو وہ مجھے واپس مل گئی کہ یہ discussion وزیر initiate کریں گے جبکہ میں قانون پڑھ کر سنا دیتا ہوں کہ ---

جناب سپیکر: ہم نے پڑھا ہوا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اس میں clear لکھا ہوا ہے کہ:

133. Discussion of Reports.–

(1) After a report referred to in rules 130, 131 or 132 is laid in the House, the Speaker shall fix a day for its discussion.

(2) On the day fixed under sub-rule (1), the Minister concerned may move that the report be discussed by the Assembly and may make a brief statement explaining the salient features of the report.

میں نے motion move کی تو مجھے سیکرٹریٹ سے جواب مل گیا کہ آپ اسے move نہیں کر سکتے یہ منسٹر کرے گا۔ اس کے متعلق Rules of Procedure کی کتاب خاموش ہے۔ آپ اس پر حکم صادر فرمائیں کہ آیا یہ ایوان کے ممبران کا حق ہے کہ جس رپورٹ کو اسمبلی تک پہنچانے میں اس قوم کا لاکھوں روپیہ خرچ ہوا ہو، کیا وہ زیر بحث آنی چاہئے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میجر صاحب مجھے اس motion اور اس کے دیئے گئے جواب کی کاپی دے دیں۔ میں اسے دیکھ لوں گا تو اس کے بعد میں اس پر کچھ عرض کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: میجر صاحب! آپ اس کی کاپی رانا صاحب کو دے دیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں دے دیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! فی الحال آپ اس issue کو pending کر دیں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اس issue کو pending کیا جاتا ہے۔ اب قمر حیات کاٹھیا صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 74 لیتے ہیں۔ یہ تحریک پڑھی جا چکی تھی۔ جی، رانا صاحب!

ایس ایچ او تھانہ سٹی شور کوٹ کا معزز ممبر کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب آ گیا ہے۔ اس کی کہانی ایک اشتہاری ملزم کے گرد گھومتی ہے کہ جس پر مقامی ایس ایچ او اور محترم کاٹھیا صاحب کے درمیان کوئی altercation ہوئی ہے۔ ایس ایچ او کا یہی موقف ہے کہ اس نے کوئی گستاخی نہیں کی تاہم اس معاملہ کی انکوائری کے لئے ایڈیشنل ایس پی جھنگ کو مقرر کیا گیا ہے اور اسے یہ کہا گیا ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اس کی رپورٹ پیش کرے۔ اب آپ جو مناسب فیصلہ کرنا چاہیں کر دیں اگر آپ نے اس کو کمیٹی کے سپرد کرنا ہے تو میں یہ رپورٹ کمیٹی میں بھجوا دوں گا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے تو یہاں پیش کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! یہاں جو خواتین بیٹھی ہیں پتا نہیں وہ آپ سے allergic ہیں یا آپ ان سے؟

جناب سپیکر: یہ خواتین میری بہنیں اور بیٹیاں ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! جب یہ خواتین بات کرنا چاہتی ہیں تو آپ کے ماتھے پر فوراً بل آ جاتا ہے۔ میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جب خواتین سے بات کی جائے تو ہنس کر بات کی جانی چاہئے اور ماتھے پر بل نہیں آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

سرائیکی صوبہ بنانے کے حوالے سے جمع کرائی گئی قرارداد قرعہ اندازی میں شامل کرنے کا مطالبہ

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ تین Private Members Days گزر چکے ہیں۔ ہم نے یہاں ایک قرارداد پیش کی تھی کہ جنوبی پنجاب کو علیحدہ سرائیکی صوبہ بنایا جائے۔ آپ rules کو پڑھ لیں لیکن وہ قرارداد آج تک قرعہ اندازی میں شامل نہیں کی گئی۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! یہ بار بار پوچھ رہے ہیں۔ ان کی satisfaction نہیں ہو رہی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کے قواعد آئین کے تابع ہیں بلکہ کوئی بھی legislation جو قومی اسمبلی، پارلیمنٹ یا کوئی صوبائی اسمبلی کرے وہ ہمیشہ آئین کے تابع ہوتی ہے اور کسی بھی specific purpose کے لئے طریق کار آئین میں طے کر دیا جائے یا وہاں پر درج ہو تو آپ اس کے otherwise نہیں کر سکتے۔ کسی بھی صوبہ سے متعلق قرارداد کے متعلقہ آرٹیکل 239(4) میں یہ طے کیا جا چکا ہے کہ یہ Resolution پہلے پارلیمنٹ میں پیش ہوگا، اگر پارلیمنٹ اس کو پاس کر دے گی تو یہ ایک Bill کی صورت میں صدر کے پاس assent کے لئے جائے گا لیکن وہاں پر Constitution کہتا ہے کہ assent کے لئے نہیں جائے گا اس وقت تک کہ جب تک اس کو پارلیمنٹ

متعلقہ صوبہ کی اسمبلی کو بھیجے گی اور صوبہ کی اسمبلی دو تہائی اکثریت سے اس کو پاس کرے گی تو پھر assent کے لئے بھیجا جائے گا۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! لاء منسٹر Bill کے متعلق بات کر رہے ہیں جبکہ میں قرارداد کے متعلق بات کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں معاملہ یہ ہے کہ Resolution اگر ایسا ہو گا کہ اس میں کسی بھی صوبہ کی حدود کو تبدیل کرنے سے متعلق بات ہو گی تو آپ اسے کہیں کہ یہ Bill نہیں Resolution ہے یا یہ Resolution نہیں Adjournment Motion ہے یا یہ adjournment Motion نہیں یہ Privilege Motion ہے۔ اس طریقے سے آپ اسے bypass نہیں کر سکتے۔ آپ کو جب بھی صوبوں کی حدود میں تبدیلی کی بات کرنی ہے تو اس کا طریق کار آرٹیکل 239 کے سب آرٹیکل 4 میں دیا گیا ہے کہ:

> **239** (4) A Bill to amend the Constitution which would have the effect of altering the limits of a Province shall not be presented to the President for assent unless it has been passed by the Provincial Assembly of that Province by the votes of not less than two-thirds of its total membership.

جب بھی صوبہ بنے گا تو Constitution تقریباً چھ جگہ amend ہو گا۔ یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ پاس کرنے سے پہلے assent کرنے کا لفظ استعمال ہی نہیں ہو سکتا۔ جب پارلیمنٹ اس Resolution یا Bill کو پاس کر دے گی تو وہ صدر کو assent کے لئے نہیں بھیجا جائے گا۔ اس سے یہ واضح ہو گیا کہ یہ پارلیمنٹ سے پاس ہونے کے بعد صدر کی طرف نہیں جائے گا بلکہ پہلے اس صوبہ میں جائے گا اور بعد میں صدر کو جائے گا۔ اب رہی یہ بات کہ یہ Resolution ہے، یہ تو وفاقی حکومت سے سفارش ہو گی تو کل کو ہم سندھ کی سفارش کر دیں گے، خیبر پختونخواہ کی سفارش کر دیں گے تو پھر سفارش کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ آپ کوئی بھی سفارش کر سکتے ہیں لیکن جو طریق کار کسی صوبہ کی limits کو alter کرنے سے متعلق Constitution میں درج ہے اس طریق کار کو آپ bypass نہیں کر سکتے by any means چاہے آپ اسے Adjournment Motion کا نام دے لیں، Privilege Motion کا

نام دے لیں، Bill کا نام دے لیں یا Resolution کا نام دے لیں اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ میرے بھائی جس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اس پارٹی نے جب یہ بات کہی ہے کہ ان کے منشور میں یہ بات شامل ہے کہ وہ ایسا کرنے جا رہے ہیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ ان کی مرکز میں اکثریت بھی ہے اور حکومت بھی ہے۔ یہ Resolution جس کی proper جگہ یعنی پارلیمنٹ جس کا Constitution میں ذکر کیا گیا ہے تو وہ پارلیمنٹ میں پیش کیوں نہیں کرتے، یہ پارلیمنٹ کو سفارش کیوں کرتے ہیں؟ وہ پارلیمنٹ میں اسے پیش کرائیں اور اگر وہ proper طریقے سے پیش نہیں کر رہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ سیاست ہے اور سیاست کسی بھی صوبہ کو بنانے یا بگاڑنے کی بنیاد پر نہیں ہونی چاہئے۔ اگر سیاست کرنی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے field سب کے لئے open ہے وہاں پر جس کا جو موقف ہے اس انداز سے اسے اختیار کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ Bill اور Resolution میں فرق ہوتا ہے۔ جب ایک Resolution پیش ہی نہیں ہوگی تو وہ کیسے Bill بنے گا۔ آپ Rule 116 پڑھیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! یہ رولز ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے Constitution of the Pakistan کے مطابق حلف اٹھایا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! جب تک آپ سپیکر رہیں گے تب تک ہمارے اوپر آپ کا احترام واجب ہے مگر جب آپ کسی پارٹی کے ممبر بنیں گے تو پھر ہمیں بھی حق حاصل ہوگا کہ ہم آپ کی بات کا اس طریقے سے احترام نہ کریں اس لئے آپ فریق نہ بنیں اور دونوں اطراف کے دلائل سنیں۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے فریق آئین پاکستان نے بنایا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! ابھی رانا صاحب نے بات کی تو ہم نے تحمل سے سنی۔ آپ کے پاس یہ اختیارات ہیں کہ آپ قرارداد کو reject یا accept کریں جو آپ کی discretion ہے مگر یہاں آپ کسی آدمی کو بات ہی نہ کرنے دیں تو پھر اس طریقے سے انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ آپ Bill اور قرارداد میں differentiate کریں کیونکہ قرارداد کے حوالے سے مکمل آپ کی discretion ہے اور ہم نے بھی صرف یہی کہا ہے کہ آپ اس کو قرعہ اندازی میں شامل کر لیں کیونکہ قرعہ اندازی میں اس کا

نام آتا ہے یا نہیں مگر قرعہ اندازی میں شامل کرنے میں کون سی قباحت ہے؟ اس اجلاس میں تین پرائیویٹ ممبرز ڈے گزر چکے ہیں مگر اسے قرعہ اندازی میں ہی شامل نہیں کیا گیا۔ جب قرارداد آئے گی تب ہی Bill بنے گا۔ رانا صاحب آئین کے آرٹیکل 239(4) کا جو حوالہ دے رہے ہیں وہ Bill سے متعلق ہے مگر قرارداد نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ اسے مکمل طور پر پڑھیں کہ کیا طریق کار ہوگا؟

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں 239(4) پڑھ دیتا ہوں کہ:

> A Bill to amend the Constitution which would have the effect of altering the limits of a Province shall not be presented to the President….

دیکھیں، یہ Bill سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ آگے تو پڑھیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں یہی بتا رہا ہوں کہ:

> A Bill to amend the Constitution which would have the effect of altering the limits of a Province shall not be presented to the President for assent unless it has been passed by the Provincial Assembly of that Province by the votes of not less than two-thirds of its total membership.

MR SPEKAER: It is clear now.

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں قرارداد کی بات کر رہا ہوں مگر یہاں پر Bill کے متعلق ہے۔ قرارداد اور Bill میں بہت فرق ہے۔ اگر رانا صاحب کو نہیں پتا تو سیکرٹری صاحب سے پوچھ لیں کہ قرارداد کیا ہوتی ہے؟ جب قرارداد پیش ہوتی ہے تو یہ اُس کی first stage ہے پھر اُس کے بعد Bill بنتا ہے اس لئے ہم صرف یہ بات کر رہے ہیں کہ ہماری قرارداد کو قرعہ اندازی میں شامل کیا جائے جبکہ رانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم سیاست چمکانا چاہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ بھی سیاست کریں اور لاء منسٹر صاحب کو سیاست کرنے سے کس نے روکا ہے؟ کبھی یہ کہتے ہیں کہ بہاولپور صوبہ بنائیں گے، کبھی کہتے ہیں کہ فلاں کریں گے مگر ہم تو یہ کہتے ہیں کہ صوبہ بنائیں۔ نواز شریف صاحب نے خود بیان دیا ہے کہ ہم اس کے حق میں ہیں اس لئے جب اِن کے لیڈر اس کے حق میں ہیں تو پھر ہماری اس قرارداد کو کیوں

oppose کر رہے ہیں؟ میری اس وقت request صرف یہ ہے کہ ہماری قرارداد کو قرعہ اندازی میں شامل کیا جائے کیونکہ rules اس کی اجازت دیتے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: چلیں، rules کے مطابق بات ہو گی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہاں پر اس بات کا تقاضا یہ ہے کہ Bill واقعتاً آئین پاکستان کے مطابق وفاقی گورنمنٹ نے پارلیمنٹ میں پیش کرنا ہے۔یہاں پر قرارداد پاس ہونی ہے یا نہیں، یہ بات تو زیر بحث ہی نہیں ہے۔یہاں پر زیر بحث بات یہ ہے کہ کوئی بھی ایسا معاملہ جس کی jurisdiction پارلیمنٹ کو ہو، کسی بھی صوبے کی صوبائی اسمبلی اس سے گزارش کرتی ہے کہ ہماری رائے یہ ہے کہ اس Bill کو وفاقی گورنمنٹ اور پارلیمنٹ زیر بحث لائے۔ہم نے صرف انہیں یہ سفارش کرنی ہے کہ وہ اس Bill کو زیر بحث لائیں۔ According to the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab ہماری یہ رائے ہے کہ ہم نے ایک قرارداد جمع کرائی ہے لہذا آپ اسے قرعہ اندازی میں شامل کریں۔

جناب سپیکر: میں یہ بات آپ کو بتا دوں کہ Rules آئین سے بالاتر نہیں ہیں۔آئین بالاتر ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آئین کہاں روکتا ہے کہ صوبائی اسمبلی قرارداد نہ لے کر آئے؟

جناب سپیکر: آپ غور سے نہ پڑھیں تو میں کیا کروں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ہماری قرارداد یہ ہے کہ پنجاب کی عوام یہ چاہتی ہے کہ پنجاب کے صوبہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔اب یہ issue لاء منسٹر صاحب سے متعلقہ نہیں بلکہ honorable Chair سے متعلقہ ہے کہ وہ ہماری قرارداد کو ہاؤس میں پیش کرنے کے قابل سمجھتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، میں اس پر فیصلہ دے دوں گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ وہی بات ہے کہ:

ہم کریں بات دلیلوں سے تو رد ہوتی ہے
اُن کے ہونٹوں کی خاموشی بھی سند ہوتی ہے

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک استحقاق محترمہ رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ کی ہے۔ یہ اگلے ہفتے تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب جناب اعجاز احمد خان صاحب مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب نمبر 15، 17 مصدرہ 2008 اور نمبر 6 مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب اعجاز احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2008 (Bill No. 15 of 2008) moved by Ch. Aamar Sultan Cheema, MPA, PP-32, The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2008 (Bill No. 17 of 2008) moved by Mrs. Amna Ulfat, MPA, W-356 and The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2009 (Bill No. 6 of 2009) moved by Ch. Muhammad Asad Ullah, MPA, PP-106

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2008 (Bill No. 15 of 2008) moved by Ch. Aamar Sultan Cheema, MPA, PP-32, The Provincial

Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2008 (Bill No. 17 of 2008) moved by Mrs. Amna Ulfat, MPA, W-356 and The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2009 (Bill No. 6 of 2009) moved by Ch. Muhammad Asad Ullah, MPA, PP-106

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2008 (Bill No. 15 of 2008) moved by Ch. Aamar Sultan Cheema, MPA, PP-32, The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2008 (Bill No. 17 of 2008) moved by Mrs. Amna Ulfat, MPA, W-356 and The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2009 (Bill No. 6 of 2009) moved by Ch. Muhammad Asad Ullah, MPA, PP-106

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اعجاز احمد خان صاحب مجلس خصوصی نمبر10 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 776/10 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 10 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 776/10 پیش کردہ میاں طارق محمود، ایم پی اے پی پی۔113 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 10 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 776/10 پیش کردہ میاں طارق محمود، ایم پی اے پی پی۔113 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 10 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 776/10 پیش کردہ میاں طارق محمود، ایم پی اے پی پی۔113 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 10 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

تحریک

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: وزیر قانون اسمبلی کی مجالس میں ترمیم کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (1)150 کے تحت مجالس قائمہ میں ترمیم

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (1)150 کے تحت تجویز کیا جاتا ہے کہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے سٹینڈنگ کمیٹی برائے کوآپریٹو میں چودھری ممتاز احمد ججہ مرحوم سابق ایم پی اے پی پی۔275 کی وفات سے خالی ہونے والی نشست پر چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا ایم پی اے پی پی۔275، سٹینڈنگ کمیٹی برائے کالونیز، ملک خرم علی خان سابق ایم پی اے پی پی۔18 کے استعفیٰ سے خالی ہونے والی نشست پر محترمہ سفینہ صائمہ کھر ایم پی اے ڈبلیو۔338 اور سٹینڈنگ کمیٹی برائے ایگریکلچر میں پیر ولایت شاہ کھگہ سابق ایم پی اے پی پی۔220 کی خالی کردہ نشست پر پیر خضر حیات شاہ کھگہ ایم پی اے پی پی۔220 کو منتخب قرار دیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (1)150 کے تحت تجویز کیا جاتا ہے کہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے سٹینڈنگ کمیٹی برائے کوآپریٹو میں چودھری ممتاز احمد ججہ مرحوم سابق ایم پی اے پی پی۔275 کی وفات سے خالی ہونے والی نشست پر چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا ایم پی اے پی پی۔275، سٹینڈنگ کمیٹی برائے کالونیز، ملک خرم علی خان سابق ایم پی اے پی پی۔18 کے استعفیٰ سے خالی ہونے والی نشست پر محترمہ سفینہ صائمہ کھر ایم پی اے ڈبلیو۔338 اور سٹینڈنگ کمیٹی برائے ایگریکلچر میں پیر ولایت شاہ کھگہ سابق ایم پی اے پی پی۔220 کی خالی کردہ نشست پر پیر خضر حیات شاہ کھگہ ایم پی اے پی پی۔220 کو منتخب قرار دیا جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 150(1) کے تحت تجویز کیا جاتا ہے کہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے سٹینڈنگ کمیٹی برائے کوآپریٹو میں چودھری ممتاز احمد جھجہ مرحوم سابق ایم پی اے پی پی۔275 کی وفات سے خالی ہونے والی نشست پر چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا ایم پی اے پی پی۔275، سٹینڈنگ کمیٹی برائے کالونیز، ملک خرم علی خان سابق ایم پی اے پی پی۔18 کے استعفیٰ سے خالی ہونے والی نشست پر محترمہ سفینہ صائمہ کھر ایم پی اے ڈبلیو۔338 اور سٹینڈنگ کمیٹی برائے ایگریکلچر میں پیر ولایت شاہ کھگہ سابق ایم پی اے پی پی۔220 کی خالی کردہ نشست پر پیر خضر حیات شاہ کھگہ ایم پی اے پی پی۔220 کو منتخب قرار دیا جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے لیتے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: شکریہ۔ جناب سپیکر! Privilege Motion پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ Privilege Motion کا scope ہم نے بہت limited کر دیا ہے کہ صرف وہ ممبران اسمبلی جن کا کسی آفیسر کے ساتھ جھگڑا ہو تو وہ یہاں پر Privilege Motion لا سکتا ہے۔ یہ بات نہیں ہے Privilege Motion کا basic concept یہ ہے کہ وہ فرد جو اس ایوان کے تقدس کو پامال کرے چاہے وہ جو بھی ہو، اسے Privilege Motion کے اندر زیر بحث لایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، overrule جی، نہیں۔ جہاں تک اس House کی بات ہے وہ سب کو پتا ہے اور یہ معزز House آپ کا اور میرا سب کا ہے۔ یہاں کی کارروائی پر اگر آپ ایک دوسرے کے خلاف Privilege Motion move کریں گے تو There is such precedent

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کے متعلق ایک Privilege Motion کمیٹی کو refer کی تھی لیکن پچھلے 8 ماہ سے اس بارے میں کوئی میٹنگ ہی نہیں ہوئی۔۔۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ تشریف رکھیں اور اسے دیکھ لیں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب اگر اس House کے تقدس کو پامال کریں گے تو کیا۔۔۔

جناب سپیکر: کچھ precedents ہوتے ہیں اور آپ کو یاد ہونا چاہئے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے اور according to precedent and rules میں فیصلہ دوں گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس حوالے سے آپ رولنگ دیں۔

جناب سپیکر: میں اس پر اپنی رولنگ reserve رکھتا ہوں۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

حکومت پنجاب کی جانب سے روزنامہ "جناح" کو اشتہار دینے پر عائد پابندی کو ہٹانے اور اشتہار دینے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: شکریہ۔ جناب سپیکر! کل یہاں اس ایوان میں روزنامہ جناح کے بارے میں بات کی گئی تھی اور آپ کے توسط سے میں رانا صاحب سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ مجھے ایوان کے سامنے بتادیں کہ کن وجوہات کی بنا پر اس اخبار کے اشتہارات کو بند کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میری بات کا بھی جواب رانا صاحب دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات کا جواب میں نے خود دے دیا ہے تو وہ کیا دیں گے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Privilege Motion اس House کی پراپرٹی ہے اور آپ Custodian of the House ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل وہ پراپرٹی اس House کی ہے اور میں آپ کی دعاؤں سے Custodian of the House ہوں۔ جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی نولاٹیا صاحب کا مطالبہ پورا کر دیتا ہوں اور میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ [***********]

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ اس ایوان کے تقدس کو مجروح کرنے کی بات کی گئی ہے اور اس پر میں ایک اور Privilege Motion دوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے بھائی لاڑکانہ نہیں جا سکے اور یہاں سے ہی اپنی حاضری بڑے بھرپور انداز میں دینا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! اس بات کو چھوڑیں کیونکہ ان کی آپس کی بات ہے اور آپ متعلقہ بات کا جواب دیں۔

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب پرویز رفیق: لاء منسٹر صاحب نے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں تو ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کرایا جائے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا لیکن جو بھی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوئے ہیں، انہیں حذف کیا جائے۔ جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کل روزنامہ "جناح" کے متعلق بات ہوئی تھی تو انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے میں نے مکمل انفارمیشن منگوائی ہے۔ جہاں تک اس بات کا فیصلہ ہے کہ کون سا اشتہار کس اخبار میں دینا چاہئے، اس اخبار کی سرکولیشن اور بعض اخبارات کی بعض

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

حلقوں میں اور بعض اخبارات کی دوسرے علاقے میں سرکولیشن کا فرق ہے جس کی بنیاد پر اشتہار اخبار کو دیا جاتا ہے جو کہ ڈیپارٹمنٹ کا استحقاق ہے۔ اس مقصد کے لئے سیکرٹری انفارمیشن کی سربراہی میں کمیٹی بنی ہوئی ہے لیکن جہاں تک روزنامہ "جناح" کا بائیکاٹ کیا گیا ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔ روزنامہ "جناح" کو مسلسل اور تسلسل کے ساتھ اشتہارات دیئے جارہے ہیں۔ آپ نے پچھلے تین ماہ کا فرمایا تھا تو اکتوبر میں روزنامہ "جناح" کو چھ لاکھ 96ہزار 795روپے کے اشتہارات دیئے گئے، نومبر کے ماہ میں روزنامہ جناح کو پانچ لاکھ 87ہزار 644روپے کے اشتہارات دیئے گئے اور ماہ دسمبر کے دوران اب تک ایک لاکھ 47ہزار 987روپے کے اشتہارات دیئے گئے جبکہ 31۔دسمبر تک اس پورے سال کے دوران تقریباً 60لاکھ 65ہزار 145روپے کے اشتہار دیئے گئے ہیں اس لئے یہ تاثر درست نہ ہے کہ روزنامہ "جناح" کا بائیکاٹ کیا گیا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں اور پہلی تحریک التوائے کار چودھری ظہیر الدین صاحب کی ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے لیکن چودھری صاحب تشریف فرما نہیں ہیں چونکہ pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے جس کا جواب آنا ہے چونکہ بھٹی صاحب تشریف نہیں رکھتے لہذا اسے بھی next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1738 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی ہے چونکہ پڑھی جا چکی ہے۔ رانا صاحب اس کا جواب آنا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب میرے پاس ابھی نہیں آیا اس لئے اسے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: اسے آئندہ ہفتہ کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے چونکہ وہ تشریف فرما نہیں ہیں اس لئے اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔ اس سے اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1788 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے پڑھی جا چکی ہے۔ رانا صاحب! اس کا جواب آ گیا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی میرے پاس نہیں آیا اس لئے اسے بھی آئندہ ہفتہ کے لئے pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے pending till next week اس سے اگلی تحریک التوائے نمبر 1791 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ راناصاحب! اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پڑھیں۔

قبضہ مافیا اور عملہ، بلدیہ اور ٹی ایم اے کی ملی بھگت سے چونیاں کے روہی نالہ پر قبضہ سے عوام کو مسائل کا سامنا

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 1791 ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ روہی نالے پر کسی قسم کی تجاوزات نہ ہیں یہ جگہ پرائیویٹ لوگوں کی ملکیت ہے۔ برادر شوگر مل چونیاں کی وجہ سے فضا میں پھیلنے والی آلودگی کے خلاف محکمہ تحفظ ماحولیات کارروائی عمل میں لا رہا ہے۔

جناب سپیکر: اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: نہیں جناب! اس پر آج آپ نے اپنے چیمبر میں دو بجے میٹنگ رکھی ہوئی ہے۔ میں آج نقشہ لایا ہوں اور میں ثابت کروں گا کہ میں صحیح کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1878/11 محترمہ نگہت ناصر شیخ کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: اس کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1881/11 بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): اسے بھی pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: یہ بھی pending کی جاتی ہے۔اگلی تحریک حافظ قمر حیات کاٹھیااور محترمہ ثمینہ خاور حیات کی ہے جس کا نمبر1915/11ہے جوکہ پڑھی جاچکی ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!اس کو بھیpendingفرمادیں۔

جناب سپیکر:اس کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہےاگلی تحریک التوائے کار محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔یہ پڑھی نہیں گئی۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):اس کا جواب موجود ہے،اگر پڑھی نہیں گئی تو پھر اس کو dispose ofکر دیں۔

جناب سپیکر:چونکہ محترمہ موجود نہیں ہیں اور یہ پڑھی ہی نہیں گئی لہذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک محمد طارق امین ہوتیانہ کی ہے۔ان کی طرف سے تحریری طور پر requestآئی ہے لہذا یہ pending کی جاتی ہے۔اگلی تحریک محترمہ سیمل کامران اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی طرف سے ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات:جناب سپیکر!اسےpendingکر دیں۔

جناب سپیکر:کیوں؟ وہ تو یہاں موجود تھے۔ان کی میرے پاس اور نہ ہی میرے آفس میں کوئی requestآئی ہے ۔یہ dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک انجینئر شہزاد الٰہی، محترمہ قمر عامر چودھری اور سیدہ ماجدہ زیدی صاحبہ کی ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے لہذاdispose ofکی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار1976/11محترمہ نگہت ناصر شیخ کی ہے۔

ملتان ڈویژن کے اکثر کالجوں میں پرنسپل کی اسامی خالی ہونے سے طلباء وطالبات کو پریشانی کا سامنا

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "DAWN" کی خبر کے مطابق پنجاب کے چار اضلاع میں 53 میں سے 28 کالجز regular Principals کے بغیر کام کر رہے ہیں جو تعلیمی معیار کو برقرار رکھنے اور تعلیمی ادارے کو مستحکم بنیادوں پر چلانے کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ تفصیل یوں ہے کہ ملتان ڈویژن سمیت ضلع خانیوال، لودھراں

میں متعدد کالجز پرنسپلز کے بغیر کام کر رہے ہیں جن میں سے ملتان ڈویژن میں 23 بوائز کالجز اور 30 گرلز کالجز میں سے 20 کالجز صرف ضلع ملتان میں ہیں۔ خانیوال ڈسٹرکٹ میں 12 بوائز، 6 گرلز اور 2 پوسٹ گریجویٹ کالجز ہیں۔ لودھراں میں 9 ڈگری کالجز، 5 بوائز، 4 گرلز اور وہاڑی میں 3 پوسٹ گریجویٹ کالجز سمیت 2 کالج فار بوائز اور 7 گرلز کالجز شامل ہیں۔ جن کالجز میں regular Principals تعینات نہیں ہیں وہاں پر محکمہ تعلیم نے جن کو Acting Head تعینات کیا ہے، کام کر رہے ہیں۔ ڈویژن آفس کی جانب سے منظور نظر ڈی ڈی او صاحبان کو نوازنے کے لئے چھ ماہ کے لئے کالج کا چارج دے دیا گیا ہے اور ہر چھ ماہ بعد اس میں توسیع کر دی جاتی ہے۔ اس اضافی چارج کے باعث ڈی ڈی او صاحبان پر دہری ذمہ داری ڈال دی گئی ہے اور یہ اپنا اصل کام پس پشت ڈال کر کالج کے امور نمٹانے میں لگے رہتے ہیں۔ گیارہ ڈی ٹی اوز گیارہ کالجز کے انچارج ہیں جن میں چار بوائز اور سات گرلز کالج شامل ہیں ان میں گورنمنٹ کالج برائے خواتین شاہ رکن عالم، گورنمنٹ فاطمہ جناح کالج معصوم شاہ روڈ، گورنمنٹ زینت کالج فار وومن ملتان، گورنمنٹ ولایت حسین اسلامیہ کالج ڈسٹرکٹ ملتان وغیرہ شامل ہیں۔ Acting Head کے تحت گورنمنٹ کالج شجاع آباد گرلز اور بوائز، گورنمنٹ کالج جلال پور بیر والا گرلز اور بوائز گورنمنٹ کالج برائے خواتین تلمبہ، گورنمنٹ کالج بورے والا وغیرہ شامل ہیں۔ اس تشویشناک صورتحال کے حوالے سے پروفیسرز لیکچررز ایسوسی ایشن پنجاب (PLAP) جنرل سیکرٹری پروفیسر سید سجاد احمد کا کہنا ہے کہ کوئی بھی کالج یا تعلیمی ادارہ مستقل سربراہ کے بغیر بہتر کارکردگی نہیں دِکھا سکتا۔ regular Principal نہ ہونے کی وجہ سے نہ صرف تعلیمی معیار گر رہا ہے بلکہ Good Governance کا بھی مسئلہ درپیش ہے۔ سجاد احمد کے مطابق ایسوسی ایشن نے بار بار ہائر ایجوکیشن کے ایڈیشنل سیکرٹری کو کہا کہ صوبہ کے ان لاوارث کالجز کی خالی سیٹوں پر پرنسپلز تعینات کئے جائیں مگر جواب ندارد۔ ایڈیشنل سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کے مطابق عارضی سربراہ ڈی ٹی اوز اور Acting Heads کو بھی پرنسپل سمجھا جائے۔ تاریخ گواہ ہے کہ adhoc system کسی بھی ادارے کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ کوئی بھی شخص کسی بھی اہم پوسٹ پر عارضی تعیناتی کو ذمہ داری سمجھ کر نہیں کرتا۔ لمحہ فکریہ ہے کہ 513 کالجز میں سے 200 کالجز لاوارث ہیں۔ اس صورتحال سے ایک طرف تو یقیناً تعلیمی معیار گر رہا ہے اور سربراہ نہ ہونے کا براہ راست اثر رزلٹ پر پڑ رہا ہے تو دوسری طرف طالب علموں اور ان کے والدین میں اضطراب و تشویش کی کیفیت ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو بھی pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: اس کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک میاں محمد رفیق کی ہے۔

وہاڑی ملتان روڈ ٹبہ سلطان پور کے قریب ویگن اور ٹرک کے تصادم سے سولہ افراد کی ہلاکت کے ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 11 دسمبر 2011 کی اشاعت میں ایک انتہائی المناک خبر شائع ہے کہ وہاڑی ملتان روڈ پر ٹبہ سلطان پور کے قریب ویگن اور ٹرک کے درمیان تصادم میں ویگن میں آگ لگنے سے 16 افراد موقع پر ہی جل کر جاں بحق ہو گئے جبکہ حادثہ میں 14۔افراد شدید زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد بھی شامل ہیں۔ اس حادثہ کی وجہ ویگن CNG پر چلائی جا رہی تھی۔ ویگن میں نصب CNG سلنڈر میں ہونے والے حادثہ کی وجہ سے آگ لگ گئی اور اتنی تعداد میں انسانی جانیں ضائع ہو گئیں۔ ٹرانسپورٹروں نے اپنے مالی مفاد کے لئے CNG کے یہ بم اپنی اپنی ٹرانسپورٹ میں نصب کر رکھے ہیں۔ ذمہ داران میں ٹرانسپورٹرز اور فٹنس کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے والے وہیکل ایگزامینر کے علاوہ انتظامیہ کی مجرمانہ غفلت اور بے حسی بھی شامل ہے۔ ایک ہی خاندان کے پانچ افراد جو ویگن میں سوار تھے اور جل کر جاں بحق ہو گئے ان میں سربراہ خاندان اس کی بیوی جو حاملہ بھی تھی اور چوتھے بچے کو جنم دینے والی تھی ان کے تین کم سن بچے شامل ہیں۔ یہ بدنصیب خاندان موضع رام پور یونین کونسل نمبر 73 (جوسا) تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہائشی تھے۔ یہ موضع رام پور صوبائی حلقہ پی پی۔90 جو زیر دستخطی ہی کا حلقہ ہے میں واقع ہے۔ لاشوں کی آمد اور اہلیان علاقہ کی نماز جنازہ میں شرکت کے موقع پر ایک کہرام برپا تھا ہر آنکھ اشکبار تھی اور ہر کسی کا مطالبہ تھا کہ ذمہ داران کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ ان کے خلاف قتل کے پرچے درج کروائے جائیں اور ذمہ داران ہی سے متوفی خاندان نیز اس حادثہ میں جاں بحق ہونے والے دیگر افراد کو معاوضہ دلایا جائے۔ متذکرہ حادثہ کے ذمہ داران ٹرانسپورٹر وہیکل ایگزامنیر اور انتظامیہ کی بے حسی مجرمانہ غفلت کے خلاف اہلیان علاقہ میں شدید بے چینی اور اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے جو شدید ردعمل کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے، اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1991 محترمہ سیمل کامران صاحبہ کی طرف سے ہے، تشریف فرما ہیں؟ موجود نہیں ہیں جی، dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1993 چودھری عامر سلطان چیمہ اور سیمل کامران صاحبہ کی طرف سے ہے، تشریف فرما ہیں؟ موجود نہیں ہیں جی، dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار 1999 شوکت عزیز بھٹی صاحب کی ہے ان کی request ہے لہذا pending till next week کی جاتی ہے، اگلی تحریک التوائے نمبر 2001 شاہجہان بھٹی صاحب کی ہے، جی، کوئی بات یا کوئی request یا کسی کو فون کیا ہو؟ جی، نہیں چلیں! dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2002 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے تحت منعقدہ امتحانات میں پاس ہونے والے ہزاروں امیدواروں کو سرٹیفکیٹس اور ڈپلومہ جاری نہ ہونے کی وجہ سے ہسپتالوں کو عملہ کی کمی کا سامنا

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" کی خبر کے مطابق پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے تحت ہزاروں سرٹیفکیٹس اور ڈپلومہ جاری نہ ہو سکے، سرٹیفکیٹ جاری نہ ہو سکنے کی بنا پر نئی بھرتی نہیں ہو سکی اور سرکاری ہسپتالوں میں ٹیکنیکل سٹاف کم پڑ گیا۔ تفصیلات کے مطابق محکمہ صحت پنجاب کی سست روی کے باعث پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے تحت ٹیکنیشن، ڈسپنسرز، سینٹری انسپکٹرز، آپریشن تھیٹر، اسسٹنٹ اور ٹیکنیشن کے ہونے والے (2007 تا 2011) امتحانات میں کامیاب ہونے والے 9ہزار سے زائد امیدواران کو گزشتہ پانچ سال سے سرٹیفکیٹس اور ڈپلومے جاری نہیں کئے جا سکے جس کی وجہ سے یہ افراد نہ صرف بیروزگار ہیں بلکہ سرکاری ہسپتالوں میں ان شعبوں میں سٹاف کی قلت کو بھی پورا نہیں کیا جا سکا ہے۔ صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں کے مختلف شعبوں میں ٹیکنیکل طبی خدمات فراہم کرنے والے افراد کی قلت کو پورا اور طلب کے مطابق فراہم کرنے کی غرض سے پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے ذمہ ان ڈسپلنز میں امتحانات لئے جاتے ہیں جو ٹیکنیشن، ڈسپنسرز، سینٹری انسپکٹرز، آپریشن تھیٹر اور اسسٹنٹ کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے بروقت امتحانات اور نتائج کا انعقاد و اعلان کرتا ہے مگر بدقسمتی سے محکمہ کی

مجرمانہ غفلت و عدم توجہی کے باعث گزشتہ پانچ سالوں سے ان ڈسپلنز میں کامیاب 9ہزار سے زائد امیدواران کے ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹس جاری نہیں کئے جا سکے ہیں۔ جبکہ ان افراد کو محکمہ صحت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ محکمہ صحت کے ترجمان کے مطابق ان سرٹیفکیٹس کا اجراء مرحلہ وار جاری ہے اور اب تک 150 سرٹیفکیٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ پانچ سالوں میں صرف 150 سرٹیفکیٹس جاری کئے گئے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2006 رائے اعجاز حسین صاحب کی طرف سے ہے۔

فیصل آباد میں ٹیکسٹائل ملوں اور ڈائننگ پرنٹنگ فیکٹریوں کی جانب سے ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب نہ کرنے کی وجہ سے شہری ہیپاٹائٹس اور دیگر امراض میں مبتلا

رائے اعجاز حسین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ملک کے تیسرے بڑے شہر فیصل آباد میں ٹیکسٹائل ملوں اور ڈائننگ پرنٹنگ فیکٹریز نے ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب نہیں کئے۔ بڑے بڑے بور اور کنوئیں نکال کر زہر آلود کیمیکل ملے پانی کی ان میں نکاسی کر رکھی ہے جس کی وجہ سے زمینی پانی زہر آلود ہو گیا ہے جس سے شہری ہیپاٹائٹس اور دیگر امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ شفاف پانی کی فراہمی کے لئے اقدامات نہ کئے جانے کے باعث ہیپاٹائٹس اے، بی اور سی کا مرض تیزی سے پھیل رہا ہے۔ ضلعی انتظامیہ، واسا اور محکمہ تحفظ ماحولیات نے مسلسل خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ ملوں اور فیکٹریوں کے مالکان نے متعلقہ اداروں کی ملی بھگت سے ستیانہ روڈ اور ڈین سٹریٹ مقبول روڈ، سرفراز کالونی المعصوم ٹاؤن کھڑیانوالہ میں بڑے بڑے بور کر رکھے ہیں اور یہ سلسلہ عرصہ دراز سے شروع ہے۔ واسا تقریباً 50 فیصد لوگوں کو میٹھا پانی فراہم کر رہا ہے اور 50 فیصد عوام مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہیں۔ عالمی ماہرین واسا کے پانی کو مضر صحت قرار دے چکے ہیں اور اسی پانی کے استعمال کے باعث شہر میں مریضوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ آج سے 20 سال قبل فیصل آباد کا پانی میٹھا تھا لیکن ان فیکٹریوں کی وجہ سے زہریلے کیمیکل ملے پانی کی زیر زمین نکاسی کی وجہ سے پانی زہر آلود اور

ناقابل استعمال ہو چکا ہے اس لئے زہریلے پانی کی زمین میں نکاسی کی روک تھام کر کے شہریوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2015 چودھری شوکت محمود بسراء صاحب کی طرف سے ہے انہوں نے مجھے خود درخواست کی کہ اسے pending کیا جائے لہذا یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2029 میاں طارق محمود کی طرف سے ہے۔

گجرات کے موضع ڈھلیان میں عورت سے زیادتی
کے ملزمان کو گرفتار کرنے کا مطالبہ

میاں طارق محمود: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 16۔اکتوبر 2011 کو تھانہ ڈنگہ گجرات کے موضع ڈھلیان میں تین بگڑے ہوئے رئیس زادے میاں جہانگیر ولد میاں طارق، نوید الیاس ولد محمد الیاس اور مناظر ولد محمد ارشد نے محمد اعظم ولد محمد خلیل کی جوان سال بیوی کے ساتھ گن پوائنٹ پر اجتماعی زیادتی کی۔ اس واقعہ کا مقدمہ تھانہ ڈنگہ میں درج ہوا ہے مگر ملزمان بااثر اور سیاسی بیک گراؤنڈ رکھنے کی وجہ سے گرفتار نہیں ہوئے، ابتدائی تفتیش میں ان ملزمان کو گنہگار قرار دیا گیا مگر صرف دو ملزمان کو گرفتار کیا گیا مگر بااثر اور ایک سیاسی خاندان کے ملزم کو گرفتار نہیں کیا۔ ملزمان نے اپنے اثر ورسوخ کی بناء پر تفتیش ایس پی ریج کرائم گوجرانوالہ کو تبدیل کروائی اور ایس پی مذکورہ نے بھی ملزمان کو گنہگار قرار دیا اس کے باوجود بااثر ملزم کو گرفتار نہیں کیا گیا اور اسے اشتہاری قرار دیا جا رہا ہے حالانکہ وہ اسی علاقہ میں سرعام گھوم پھر رہا ہے۔ ملزمان نے اپنے اثر ورسوخ کی بناء پر مدعی پارٹی کی حمایت کرنے والے افراد کے خلاف تھانہ لوئر مال لاہور میں جھوٹا مقدمہ نمبر 11/1432 بجرم 365 درج کروایا ہے تاکہ ان پر جھوٹے مقدمات درج کروا کر مدعی کی حمایت سے روکا جا سکے اور ان کے خلاف حقائق کی بناء پر جو مقدمہ درج ہوا ہے اس کو خارج کروا دیا جائے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ محکمہ پولیس ملزمان کو گنہگار ہونے پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی پالیسی کے تحت مظلوم کو ان کے گھر کی دہلیز پر انصاف فراہم کرنے کی خاطر گرفتار کر کے ان کے خلاف کارروائی کے لئے ان کا

مقدمہ دہشت گردی کی عدالت میں پیش کرتی نگران کی سرپرستی کی جارہی ہے۔ جس بناء پر اس علاقہ کی عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس میں میری تھوڑی سی استدعا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں اس میں بحث نہیں ہو سکتی۔

میاں طارق محمود: جناب والا! میری اس میں کچھ گزارشات رہ گئی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ پھر آپ بعد میں کریں۔

میاں طارق محمود: جناب والا! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اگر لاہور جیسے شہر میں ایک مظلومہ عورت کے ساتھ اجتماعی زیادتی کے بعد لاہور شہر کے تھانہ لوئر مال میں بجرم 365 کا پرچہ درج کرکے ان مدعیہ کے حمایتی لوگوں کو اس تھانہ میں پندرہ، بیس دن رکھنے کے بعد ان سے راضی نامہ لکھوانے کی پوری کوشش کی گئی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ایسے پولیس افسران کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: اس کا ایک طریق کار ہے۔

میاں طارق محمود: اس پر آپ کی توجہ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بہت مہربانی آپ نے اپنی تحریک التوائے کار کو پڑھ دیا ہے اس کا جب جواب آئے گا اس وقت ہم آپ کی بات سنیں گے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب میرے پاس موجود ہے لیکن جس concern کا اظہار محترم میاں طارق محمود صاحب نے کیا ہے تو چونکہ یہ law and order سے متعلقہ معاملہ ہے اور جس قسم کی ناانصافی کا انہیں اندیشہ پایا جاتا ہے تو میری یہ گزارش ہوگی کہ یہ توجہ دلاؤ نوٹس دیں اور سوموار کو ان دونوں FIRs کو منگوا کر دیکھ لیتے ہیں اگر اس میں کوئی ناانصافی کا پہلو نکلتا ہوا تو اس کو انشاء اللہ تعالیٰ resolve کروائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ اس کو اچھی طرح سے دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): درست ہے۔

جناب سپیکر: آپ آپس میں رابطہ کر لیں پھر اس پر بات کریں گے۔ ابھی میں نے اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب والا! میں نے پہلے توجہ دلاؤ نوٹس دیا تھا۔

جناب سپیکر: اس تحریک کو میں نے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا ہے آپ آپس میں بیٹھ کر اس مسئلے پر بات کر لیں۔ House کا ٹائم بچائیں۔ مہربانی۔

میاں طارق محمود: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ تحریک التوائے کار نمبر 2032/11۔

لاہور میں انتظامیہ کی عدم توجہی کی بناء پر الیکٹرانک پارکنگ سسٹم ناکام اور زائد پارکنگ فیس کی وصولی

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق "الیکٹرانک پارکنگ سسٹم ناکام، پارکنگ بوتھ پر لگے تالے انتظامیہ کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔" تفصیل کچھ یوں ہے کہ صوبہ پنجاب میں دو سال قبل شروع ہونے والا الیکٹرانک پارکنگ بوتھ سسٹم بھی اب قصہ ماضی بن چکا ہے۔ ان پارکنگ بوتھ پر لگے تالے انتظامیہ کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اس سسٹم کے ناکام ہونے کے حوالے سے حکومت کو فوری کارروائی کرنی چاہئے۔ عوام کو جدید سہولیات دینا ایک اچھی بات ہے لیکن اس کے ساتھ ضروری ہے کہ اس منصوبے کے حوالے سے پیپر ورک کو حتمی شکل دی جائے تاکہ اس کے مثبت نتائج برآمد ہو سکیں۔ لبرٹی اور مال روڈ پر چند ایک بوتھ لگے ہوئے ہیں لیکن انہیں آپریٹ کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا ہے۔ ایسے فلاپ پراجیکٹس کے ذمہ داروں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا۔ اگر دیکھا جائے تو پوری دنیا میں جدید پارکنگ سسٹم بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں۔ جن کی کامیابی کے پیچھے بہترین پلاننگ اور اس حوالے سے میرٹ پر سٹاف کا انتخاب ہے۔ ناقص پلاننگ ہی اس سسٹم کی ناکامی کا سبب ہے۔ عوامی فلاح و بہبود کے حوالے سے بنائے جانے والے پراجیکٹس کو کامیاب بنانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کو اپنانا بے حد ضروری بن چکا ہے لیکن اس کے برعکس الیکٹرانک پارکنگ سسٹم میں فی گھنٹہ -/10 سے -/25 روپے کے حساب سے وصول کئے جاتے ہیں جو ایک عام شہری کی پہنچ سے دور ہیں۔ اس کے برعکس عام

پارکنگ سٹینڈ پر گاڑی کے -/20روپے اور موٹر سائیکل کے -/10روپے لئے جاتے ہیں جس میں ٹائم کی بھی کوئی پابندی نہیں۔ عوام کے خون پسینے کے کروڑوں روپے الیکٹرانک پارکنگ سسٹم پر ضائع کر دیئے گئے اور اس کا کوئی بھی مثبت نتیجہ عوام کے سامنے نہیں آیا جس کی وجہ سے صوبہ کے عوام میں اس طرح کے ناقص اور ناکام پراجیکٹس پر کروڑوں روپے کے ضیاع کی وجہ سے عوام میں شدید غم وغصہ اور اضطراب پایا جارہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2033/11 جناب جاوید علاؤالدین ساجد صاحب کی ہے۔ جی، فرمائیں!

نہر لوئر باری دوآب کی بحالی کے سلسلے میں ہر دو کلو میٹر پر بنائے جانے والے Foot Bridge سے چوری، ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافے کا خدشہ

جناب جاوید علاؤالدین ساجد: جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب کی طرف سے نہر لوئر باری دوآب (LBDC) جس کی Rehabilitation پر تقریباً 27۔ارب روپیہ خرچ کیا جارہا ہے۔ LBDC پر ہر دو کلو میٹر کے بعد Foot Bridge کے نام سے چھوٹے چھوٹے Bridge بنائے جارہے ہیں جو تقریباً 4 فٹ چوڑے ہیں۔ آج کے دور میں 4 فٹ Bridge کی کیا اہمیت ہے کیونکہ یہ ایک طرف چوری، راہزنی اور چوروں کی گزرگاہ کے طور پر استعمال ہوں گے اور دوسری طرف اربوں روپے کا نقصان ہوگا جبکہ چوری وڈکیتی کی وارداتوں میں بھی اضافے کا اندیشہ ہے۔ اس کی وجہ سے علاقہ کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جارہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب جاوید علاؤالدین ساجد: جناب سپیکر! اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: گزارش یہ ہے کہ آپ rule 65 کو پڑھ لیں۔ جب آپ کا جواب آئے گا تو اس کے بعد تھوڑی سی بات کر لینا۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری اراکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔پہلی ایک قرارداد سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی طرف سے زیر التواء چلی آ رہی تھی، تو آج پھر ان کی طرف سے request آ گئی ہے لہذا اسے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی قرارداد چودھری ظہیرالدین خان صاحب کی طرف سے ہے۔ان کی طرف سے بھی request آئی ہے لہذا اس کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اس کے بعد اب دوسرے نمبر پر قرارداد محترمہ حمیرا اویس شاہد کی طرف سے ہے۔محترمہ اسے پیش کریں گی۔

(اذان ظہر)

بچوں کے حقوق کو درپیش مشکلات اور زچہ بچہ کی صحت کے حوالے سے نظام تعلیم پر نظر ثانی اور جامع پالیسی مرتب کرنے کا مطالبہ

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کم سن بچوں کے حقوق کے تحفظ (child protection) اور ان کو درپیش مشکلات اور زچہ بچہ کی صحت کے حوالے سے آگاہی پیدا کرنے کی غرض سے نصاب تعلیم پر نظر ثانی سمیت صحت و تعلیم کے بنیادی نظام کے حوالے سے ایک جامع پالیسی مرتب کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کم سن بچوں کے حقوق کے تحفظ (child protection) اور ان کو درپیش مشکلات اور زچہ بچہ کی صحت کے حوالے سے آگاہی پیدا کرنے کی غرض سے نصاب تعلیم پر نظر ثانی سمیت صحت و تعلیم کے بنیادی نظام کے حوالے سے ایک جامع پالیسی مرتب کی جائے۔"

جناب سپیکر: کسی نے اس قرارداد کو oppose نہیں کیا۔ محترمہ آپ کچھ کہنا چاہیں گی؟

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جی، نہیں۔

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد کے حق میں تقریر نہیں کرنا چاہتیں۔ اب یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کم سن بچوں کے حقوق کے تحفظ (child protection) اور ان کو درپیش مشکلات اور زچہ بچہ کی صحت کے حوالے سے آگاہی پیدا کرنے کی غرض سے نصاب تعلیم پر نظر ثانی سمیت صحت و تعلیم کے بنیادی نظام کے حوالے سے ایک جامع پالیسی مرتب کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تیسری قرارداد شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔وہ اسے پیش کریں۔

شادی بیاہ و دیگر تقریبات میں فائرنگ کو ناقابل ضمانت جرم قرار دینے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ Marriage Functions(Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) Ordinance 2000 اور ضابطہ فوجداری کی تمام متعلقہ دفعات میں ایسی ترامیم کی جائیں کہ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر فائرنگ کے جرم کو ناقابل ضمانت قرار دیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ Marriage Functions(Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) Ordinance 2000 اور ضابطہ فوجداری کی تمام متعلقہ دفعات میں ایسی ترامیم کی جائیں کہ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر فائرنگ کے جرم کو ناقابل ضمانت قرار دیا جائے۔"

اسے کسی نے oppose نہیں کیا، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ Marriage Functions(Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) Ordinance 2000 اور ضابطہ فوجداری کی تمام متعلقہ دفعات میں ایسی ترامیم کی جائیں کہ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر فائرنگ کے جرم کو ناقابل ضمانت قرار دیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد جناب محمد طارق امین ہوتیانہ صاحب کی طرف سے ہے لیکن ان کی request آئی ہے اس لئے اسے till next week pending کیا جاتا ہے، اگلی قرارداد محترمہ ساجدہ میر صاحبہ کی طرف سے ہے لیکن ان کی بھی request آئی ہے لہذا اسے بھی till next week pending کیا جاتا ہے۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 28-دسمبر 2011 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔